ہفت گلبن

جسمین سات مشہور دلکش اور نتیجہ خیز نظمین یعنی باسی ہار -

سہانی شام - سیر ہمالیہ - تصویر حسرت - شبیہ عبرت

دہقانی لڑکی - پیاری برسات ہین -

از تصانیف منشی محمد ارتضا علی صاحب علوی کاکوروی

متخلص بہ بشر تلمیذ نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ

دہلوی مرحوم مترجم و مؤلف و مصنف مضامین اڈیشن

شام شملہ - ارمغان اودھ وغیرہ وغیرہ

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی

 - قیمت ۸ر

عطیہ جناب نواب سکندر نواز علی خان صاحب ارکان دہلوی بہ کتب خانہ وقف مسجد رنگہ

زمانہ تولیت عالیجناب معلی القاب صاحب خان بہادر مولوی السید محمد حسین صاحب

شوق ندوی متولی وقف مسجد رنگہ دراحاطہ

لعلم کتاب خانہ اسماعیلی

تصویر منشی محمد ارتضا علی صاحب علوی کاکوروی متخلص شرر

Presented by
Mirza Hyder Hosain
to his [illegible]
Sultan Mir Jahan Begum
for the
best wishes.
Thanks..

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باسی ہار

آج جسدم صبح کو مُرغِ سحر نے دی صدا	۱	آنکھ میری کھُل گئی مین اپنے بستر سے اُٹھا
تھا سُہانا وقت چلتی تھی نسیمِ مشکبُو	۲	اور ہی کچھ اُس گھڑی تھی باغِ عالم کی ہوا
از سرِ نو پڑ گئی تھی عالمِ فانی مین جان	۳	پھر صدائین آرہی تھین شب کا سنّاٹا تھا
نیند پوری ہو چکی تھی جمع تھے ہوش و حواس	۴	ہاتھ مُنھ دھو کر برائے سیر مین گھر سے چلا
تھے ابھی تک میرے دل مین خوابِ شیرین کے خیال	۵	کر رہا تھا غور اُن پر تھا عجب اُن کا مزا
جا رہا تھا مین اسی حالت مین پہونچا اُس جگہ	۶	بام کے نیچے جہان سے آرہی تھی اِک صدا
تھی عجب آوازِ دلکش اُٹھ گئی میری نظر	۷	اپنے دل کو تھام کر مین غور سے سُننے لگا
ہار کچھ باسی پڑے تھے اِک طرف دیوار پر	۸	با زبانِ حال میکردند این مطلب ادا
دیدۂ عبرت سے دیکھین سب ہمارا حالِ زار	۹	پہلے کیا تھے ہم ہماری قدر کیا تھی اب ہین کیا
باغبان کی کوششون سے اور امیدون کے ساتھ	۱۰	پہلے کلیون سے ہوئی شاخون مین اپنی ابتدا

پیارے پیارے خوبصورت خوشنما غنچے تھے ہم	۱۱	تھا گمان ہر ایک کو ہم پر دہانِ یار کا
سادگی کے ساتھ سبزی اور سفیدی ہم مین تھی	۱۲	سبزہ فامی نور آنکھون کی صباحت لربا
تھی قیامت سادگی سو شوخیان جسپر نثار	۱۳	تھی کلی یا سیمتن دوشیزۂ ناکتخدا
تازگی اُسکی چمک گلگونۂ روے شباب	۱۴	دیکھنے والونکے دل سے پوچھیے اُس کا مزا
موسمِ گل کے سبب سے تھا نمو ہر چیز مین	۱۵	اس لئیے لحظہ بہ لحظہ اپنا قد بڑھتا گیا
دستِ گلچین خود بخود جنبش مین آئے دیکھکر	۱۶	یہ ہماری خوشنمائی نے اثر پیدا کیا
مالیون نے قدردانونکے لیے توڑا ہمین	۱۷	اپنی شاخون سے جدا ہونا نہایت شاق تھا
خشک ہو جاتے اگر ہوتا نہ کوئی قدردان	۱۸	خیر قصۂ مختصر اُس نے ہمین یکجا کیا
رشتۂ اُلفت مین ہم سب اک جگہ گوندھے گئے	۱۹	لُطف یکجائی جو پہلے تھا وہی حاصل ہوا
حُسن خوبی خوشنما ترتیب جب آئی نظر	۲۰	بوسے لینے کو بڑھی کس شوق سے بادِ صبا
کِھل کِھلا کر ہنس پڑین کلیان مہک پیدا ہوئی	۲۱	کِھل کے ہر غنچہ دہانِ یار کی صورت کھلا
جنکا غنچہ نام تھا اب اُن کو گل کہنے لگے	۲۲	ہو گئے وہ تھوڑے ہی تمین دیکھو کیا سے کیا
خوشنما پہلے سے تھے بو باس اب پیدا ہوئی	۲۳	دلفریب و دلربا تھے ہو گئے فرحت فزا
ہو چکے تھے حُسن انسانی سے واقف باغ مین	۲۴	ہم مین سے نرگس نے دیکھا ہمسے سوسن نے کہا
تھا حسینون تک پہونچنے کا نہایت اشتیاق	۲۵	خوبیِ تقدیر سے آخر ہمین موقع ملا
مول ہم کو لے لیا اک نوجوان نے دیکھکر	۲۶	عشق اور جوشِ جنون جس کے گلے کا ہار تھا
تھا ضرورت سے زیادہ شاد یہ رنگین مزاج	۲۷	کہ رہا تھا صاف ہنسنا بے سبب ہر بار کا
تھا عیان اُس کی نگاہون سے بلا کا اشتیاق	۲۸	سامنے کیا پیاری اُمیدونکا تھا نقشا کھنچا
خانۂ دل محشرِ صد حسرت و صد آرزو	۲۹	حسرتون کے مضطرب ہونیسے وہ بیچین تھا

تھا وہ نوشہ پہلی شب تھی گھر مین آئی تھی دلہن ۳۰ وہ عروسِ مہ لقا تھا حسن خود جس پر فدا

ہر طرف جوشِ مسرت ہر طرف جوشِ طرب ۳۱ اہتمامِ جشن ہر سو اور چرچا عیش کا

وہ شبِ مہتاب وہ تارون کی کم کم روشنی ۳۲ ہو نہین سکتی زبان سے اُس کی کیفیت ادا

بام تھا خلوت کدہ حسرت نکلنے کی جگہ ۳۳ تھی دلھن اُس پر عروسِ مہ جبین خود بام تھا

جتنی چیزین تھین وہان سب وہ سادہ پاک و صاف ۳۴ واہ کیسا صاف فرش پر پرتوِ مہتاب تھا

ایک ہلکی سی سہری اُس پہ اک زہرہ جبین ۳۵ سرو قامت سیمتن گل پیرہن نازک ادا

تھا عرق اُسکی جبین پر شرم سے آنکھین تھین بند ۳۶ شوخیون سے بھی زیادہ دلربا طرزِ حیا

اُس پسینے سے کھلا تھا اور بھی رنگ شباب ۳۷ ایک تو کندن پھر اُس کندن پہ اک تازہ جِلا

اُف وہ اُسکا حُسن اُسکی کمسنی اُسکا شباب ۳۸ دل مسلنے کے لیے جوبن وہ گدرایا ہوا

راستی قامت کی اعضا کا تناسب بے بدل ۳۹ سرمگین آنکھین لبِ رنگین وہ نازک دست و پا

قہر تھی اُس حُسن پر وہ شرم اُس کی خامشی ۴۰ سحر تھی نیرنگ تھی افسون تھی ہر اُسکی ادا

اِس سمان کو دیکھکر ہر ایک شی بیتاب تھی ۴۱ لوٹنا بیجا نہ تھا کچھ پرتوِ مہتاب کا

جی مین آتا تھا کہ خود اُڑکر گلے مین جا پڑین ۴۲ اتنے مین وہ نوجوان ہمکو جو لایا تھا اُٹھا

پہلے دیکھا روئے گلگون کیطرف پھر شوق سے ۴۳ لے لیے دو چار بوسے اور ہمین پہنا دیا

سب سے پہلے ہم ہوے اُس گلبدن سے ہمکنار ۴۴ سب سے پہلے ہمنے لُوٹا اُسکے جوبن کا مزا

بسگئی بوئے عروسی سے ہماری بھی مہک ۴۵ منتشر خوشبو ہوئی فردوس کا در کھل گیا

زینتِ آغوش تھے ہم اور سینے کی بہار ۴۶ رنگ تھا اپنا کہ سونے مین سہاگا ہو گیا

ہمکناری کی کشاکش نے کیے کیا کیا ستم ۴۷ دبگئے پس پس گئے لیکن نہ کچھ منہ سے کہا

بھول جائے لاکھ کوئی یاد ہوگا ماہ کو ۴۸ کیا ہوا برتاؤ ہم سے اور ہم نے کیا کیا

رات بھر ہم سے اُٹھایا لطف جب آئی سحر	۴۹	اور ہم مین سے ہر اک کُھلا گیا مل دَل گیا
توڑ کر پھینکا ذرا پروانہ کی اس بات کی	۵۰	یہ گلے کا ہار تھا اس کو جدا ہم نے کیا
وہ تو کہیے خادمہ نے قدردانی اتنی کی	۵۱	اپنے جوڑے سے لپیٹا یہ کرم ہم پر کیا
الغرض خوشبو رہی جب تک ہماری قدر تھی	۵۲	ہم ہین یہ دیوار ہے کوئی نہین اب پوچھتا
ہاے دیکھے تھوڑے ہی مدت مین کیا کیا انقلاب	۵۳	رنگ ہی تغییر ہے اس عالم ایجاد کا
خشک ہو جاینگے بالکل جب پڑیگی سخت دھوپ	۵۴	آنے والا وقت بد ہے اور بھی اسکے سوا

گر پڑینگے خاک پر ملجائین گے ہم خاک مین
ہونے والا ہے یہی اک دن نتیجہ عیش کا

سُہانی شام
اور
ایک مہجور

قریب مغرب ہے شاہِ خاور	۱	اُفق نے اوڑھی شفق کی چادر
نہین ہے اب دھوپ مین وہ تیزی	۲	ہوئی ہے رنگت بھی اُس کی پھیکی
یہ دُھوپ ہے یا کوئی دُوپٹا	۳	رنگا ہوا زرد زرد ہلکا +

عجیب یہ قدرتی سماں ہے	۴	عجیب یہ رنگ آسمان ہے
فلک پہ جوبن برس رہا ہے	۵	جوان پیری میں ہو گیا ہے
ہوا میں آئی مزے کی خنکی	۶	بڑھی ہے فرحت گھٹی ہے گرمی
ہوا کی رفتار ہو گئی کم	۷	دمِ مسیحی نسیم کا دم
ہوا نے غنچوں کو کر دیا گل	۸	ہوئی ہے منت گزار بلبل
چمن کو پھر باغبان نے سینچا	۹	ہوا ہے شاداب بیل بوٹا
شجر نے کوپل ہری نکالی	۱۰	ہے دستِ گلرو ہر ایک ڈالی
عقیق تھے زرد جو خزان میں	۱۱	ہوے زمرد ہین بوستان مین
حسین نکلے ہین بن سنور کے	۱۲	نہا نہا کے نکھر نکھر کے
ہجوم بازار مین ہے اُن کا	۱۳	وہ خود تماشائی اور تماشا
اودھ مین یہ شام با مزا ہے	۱۴	کہان سحر جو یہ ہو رہا ہے
چراغ دریا مین چھوٹتے ہین	۱۵	مزے وہان لوگ لوٹتے ہین
وہ گھاگرا اور اُس کی موجین	۱۶	کبھی نہ بھولی ہین اور نہ بھولین
حسین الھڑ شریر کمسن	۱۷	نئی جوانی اُبھار کے دن
قریب مغرب نہا رہے ہین	۱۸	عجب ادائین دکھا رہے ہین
ادا کرشمہ غضب ہے آفت	۱۹	کرے جو نرمی چین وہ شرارت
کھڑے وہ پانی اُچھالتے ہین	۲۰	نہ دیکھتے ہین نہ بھالتے ہین
بلا کے ہین ہاتھ وہ حنائی	۲۱	ستم کی نازک ہر اک کلائی
وہ ساریان وہ لباس رنگین	۲۲	وہ اُن کی زینت وہ اُنگلی ترمین

آمدِ ماہِ اکتوبر کا جو فصل چودھواں تاریخ ۱۲

عجب ہے نیرنگ حسن طلعت	۲۳	کہ جس سے خود حسن کو ہی حیرت
غرض سہانی ہے شام دیکھو	۲۴	یہ سب ہے نیچر کا کام دیکھو
ہوا ہے اب ختم کام دن کا	۲۵	ہر ایک محنت سے اپنی چھوٹا
وہ آبلہ پا شکستہ خاطر	۲۶	جلے ہوے دھوپ کے مسافر
تھکے ہوے ناتوان پریشان	۲۷	وہ بھوک پیاس سے غریب حیران
پہونچ گئے ہین قریب منزل	۲۸	ہوئی ہے آسان اُن کی مشکل
پرند سب چگ کے آرہے ہین	۲۹	چرند بھی چر کے جا رہے ہین
غرض وہ آپہونچے ڈسٹی نیشن ؎	۳۰	قریب آیا ہے وہ نشیمن
ملین گئے بچھڑے ہوؤن سے جاکر	۳۱	وہ شاد ہون گے گلے لگاکر
مگر ہے ناشاد ایک عاشق	۳۲	تباہ و برباد ایک عاشق
حبیب سے دور زار و نالان	۳۳	اداس مغموم اور پریشان
جھکا ہے سر آنکھ مین ہین آنسو	۳۴	ذرا طبیعت نہین ہے اِک سو
طپش ہے دل مین تو درد سر مین	۳۵	لگی ہوئی آگ سی جگر مین
خیال جانان خیال اُس کا	۳۶	نشاط عالم ملال اُس کا
اگر سہانی ہے شام تو کیا	۳۷	نہین تماشے کی اُس کو پروا
کبھی جو بھولے سے اُٹھ گیا سر	۳۸	تو آہ کی اُس نے تلملا کر
یہ شام ہے بخت کی سیاہی	۳۹	شفق یہ رخسار کی ہے زردی
یہ شام کالی بلا ہے سر پر	۴۰	یہ داغ سوزان ہے مہر انور

؎ منزل مقصود ۱۲

بلا کی گرمی خنک ہوا ہین	۴۱	سیہ لکیرین ہین یہ شعاعین
نہین ہو شاداب کچھ گلستان	۴۲	اگر ہے اک دشت ہو کا میدان
ہر ایک گُل خار سے بھی بڑھ کر	۴۳	یہ پنکھڑی ہے کہ سخت پتھر
بفرض آباد ہے گلستان	۴۴	نہین ہے محبوب تو ہے ویران
چرند خوش ہین تو کیا ہے مطلب	۴۵	پرند خوش ہین تو کیا ہے مطلب
نہین ہے شام اودھ فرے کی	۴۶	غرض نہین کچھ جو ہے تو ہوگی
اگر ہے دریا پہ کچھ تماشا	۴۷	ہوا کرے وہ تو پھر اُسے کیا
کہا ہے کیا خوب یہ کسی نے	۴۸	یہ تجربہ کار آدمی نے
"اگر نہ دل شاد ہو کسی کا	۴۹	تو اُس کو بھاتا نہین تماشا"

سیر ہمالیہ
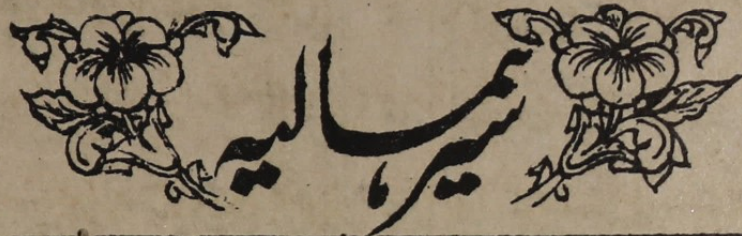
ہو جا میری پیاری طبع موزون	۱	منظوم ہو کوئی تازہ مضمون
مدت سے ہے شمع فکر کی گُل	۲	روشن اُسے پھر کرے تخیل
ظلمت جتنی ہے دور ہو جائے	۳	پھر بزم خیال طور ہو جائے
خاکستر دل مین ہو جو اخگر	۴	بن جائے پھڑک کے مہر انور
آجائے نظر عروس مضمون	۵	مشاطہ ہو اُسکی طبع موزون
کاغذ پہ لگاؤن آج اک باغ	۶	لگ جائے ارم کو رشک کا داغ
پھول اُسمین عجیب رنگ کے ہون	۷	کچھ ہند کے کچھ فرنگ کے ہون

ہون نظم مین مغربی خیالات ۸ تنہا نہون مشرقی خیالات +
اُردو ہے یہ اُردوے معلےٰ ۹ لسان ہو اس مین ہر طرح کا
انگریز ہو پرشین[لہ] ہو ہندی ۱۰ بولین سب اپنی اپنی بولی
وُسعت اُردو کی ہو نہ محدود ۱۱ ہر ایک ہو رنگ اس مین موجود
مغرب کا خیال ہو جہان ہو ۱۲ مشرق کے لباس مین عیان ہو
پھیکا نہین رنگ دلکو مرغوب ۱۳ بالکل ہو جو سادگی نہین خوب
ہان سُرخ کے بدلے ہو گُلابی ۱۴ نیلا ہو رنگ بلکہ آبی
بدلے تھوڑا سا رنگ ترقیم ۱۵ تحریر کی طرز مین ہو ترمیم
یہ کلک پرانی چال کے ہین ۱۶ انگریزی قلم یہ حال کے ہین
شمشیرِ قلم ہو صرفِ تحریر ۱۷ تحریر حسین کی ہو تصویر
مضمون دکھائے اپنی شوخی ۱۸ لوہے کے قلم سے نکلے بجلی
کھینچون وہ نقشِ رشکِ ارژنگ ۱۹ مانی ہو جس کو دیکھ کر دنگ
اے ذہنِ رسا مری مددکر ۲۰ دشوار ہے راہ تو ہو رہبر
مضمون یہ سب تمام ہو جائے ۲۱ قرطاس کی صبح شام ہو جائے
اے اشہبِ خامہ تیز رفتار ۲۲ منظور ہے آج سیرِ کُہسار
ہان جلد زمین سے ہوا ہو ۲۳ گو سون تیچھے ترے صبا ہو
ہے کوہ ہمالیہ[۲ہ] پہ منزل ۲۴ پرپیچ ہے اُس کی راہِ مشکل
ہو جائے کہین نہ دل پریشان ۲۵ راہین اسکی ہین زلف پیچان

لہ ایرانی ۲ہ ہمالیہ ہندوستان کے گوشۂ شمال مین ایک عظیم الشان پہاڑونکا سلسلہ ہے ۱۲

قاصر ہوئے نہ پابے ہمت ۲۶ "راحت ہوتی ہے مُزدِ محنت"

دشوار گذار گو ہین راہین ۲۷ پہونچین منزل پہ ہم جو چاہین

اُونچی چوٹی پہ فکر جائے ۲۸ مضمون چوٹی کا ہاتھ آئے

ہو پیایٔ نگاہ گرم رفتار ۲۹ ہین خضرِ طریق سبز اشجار

گھر آئین اگر سیاہ بادل ۳۰ بجلی سے کیے دکھائے مشعل

ہے کوہ ہمالیہ یہ مشہور ۳۱ قدرت کے حُسن سے ہے معمور

کہتی ہے یہ ایورسٹ چوٹی[۵] ۳۲ "اے پیر فلک بزاج عالی"

سب اُسکے شجر حجر ہین نیرنگ ۳۳ ہوتی ہے عقل دیکھکر دنگ

ہر سنگ ہے رہنمائے عرفان ۳۴ حق بین ہو اگر نگاہِ انسان

ہر بوٹا بوٹا ہے ندرت آمیز ۳۵ پتہ پتہ ہے حیرت انگیز

قدرت کی ہے ساری دستکاری ۳۶ بینم بہ نگاہِ ہوشیاری

کوئی نہین چیز اُس کی بے کار ۳۷ بے علم کے جاننا ہے دشوار

چاندی کے کہین طلا کے معدن ۳۸ یاقوت کہین ہین لعلِ روشن

ہوتا ہے کہین بلور پیدا ۳۹ عالم مین ہے جس کا نور پھیلا

ہے پاس یہ کارخانہ مشہور ۴۰ دیکھو نہین راجپور[۶] کچھ دور

[۵] ۲۹۰۰۲ فیٹ بلند مشہور چوٹی ہی سرویر جنرل میجر ایورسٹ کے نام پر اسکا نام رکھا گیا ہی دوسرا نام اس کا دیو دہنگا ہی جس پہاڑی سلسلہ کی یہ چوٹی ہی۔ اُسکا نمبر دنیا کے پہاڑون مین دوسرا ہی۔ اطراف مین بہت گھنا جنگل صنوبر کا ہی جنمین اکثر درخت بڑے نہایت بلند اور تنومند ہین۔ یہ چوٹی ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہی۱۲

[۶] دامن کوہ منصوری مین سمندر کی سطح سے ۳۰۰۰ فیٹ بلند یہانسے منصوری کو سیدھا راستہ گیا ہی۱۲

ہے قابلِ دید اس کی صنعت	۴۱	صنعت ہی کہ ہند کی ہی دولت
صنعت ہے غریب ہند کی آس	۴۲	ہو جائیگا اس سے دور افلاس
حیرت انگیز کارخانہ	۴۳	ششدر جس سے ہے اک زمانہ
بھٹی یورپ کے طرز کی ہے	۴۴	اندر سے گیس اسٹیم[۱۵] دی ہے
ہے موم ہمالیہ کا پتھر	۴۵	پانی ہے گیس سے پگھل کر
حاصل ہو جو عقل کو رسائی	۴۶	دیکھے ھر کام کی صفائی
دیسی صناع سب ہین ہشیار	۴۷	کرتے ہین ظروف خوب تیار
بنتے ہین کام ہر طرح کے	۴۸	ملتے ہین نمایشون مین تمغے
اچھی ہے حصولِ زر کی ترکیب	۴۹	دیتے ہین اہلِ ملک ترغیب
یہ اچھی طرح سمجھ لین بے زر	۵۰	صنعت ہی بنائے گی توانگر
اِس کوہ مین اس طرح کی اشیا	۵۱	ہوتی ہین بے شمار پیدا
اس کوہ کا شاندار منظر	۵۲	غالب کرتا ہے رُعب دلپر
ظاہر ہے نشانِ کبریائی	۵۳	دیکھین اسے منکر خدائی
دلکش ہر ایک سینری ہے	۵۴	ہر حصۂ کوہ اک پری ہے
بیلین ہین کہین طرح طرح کی	۵۵	نزہت انگیز جن کی سبزی
ہر بیل مین پھول تازہ خوشرنگ	۵۶	تفریح نگاہ و زینتِ سنگ
پتھر کو چھپائے بیل ہر سو	۵۷	سہرہ ڈالے ہے منھ پہ گلرو
آتے ہین نظر سفید بادل	۵۸	ہین بادلہ سبز گھاس مخمل

[۱۵] بھاپ ۱۲

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۵۹	تازہ تازہ سُبک ہوائین	چڑیون کی عجب عجب صدائین
۶۰	ہے طائرِ خوش نوا کی آواز	یا دھیمے سُرون مین بجا ہی ساز
۶۱	چڑیونکے ہین خوشنما پروبال	کالے ہین سفید سبز اور لال
۶۲	نیچے آتی ہین نوگرفتار	کوسون لیے جاتے ہین خریدار
۶۳	ہین ایسی بلند بعض چوٹی	جن پر ہے ہمیشہ برف رہتی
۶۴	پڑتی ہے جو تیز دُھوپ اُن پر	ہوتا ہے عجیب روپ اُن پر
۶۵	چاندی سے ہے برف کی سفیدی	ہے دھوپ سے رنگ گنگا جمنی
۶۶	گنگا[1]۔ جمنا[2]۔ ہین ان سے جاری	جن کی ہے مفید آبیاری
۶۷	دہقان کی جان آبِ گنگا	معبود کی شان آبِ گنگا
۶۸	ہین کوہ مین مذہبی مقامات	ہندو ہین قائلِ کرامات
۶۹	معروف ہے بدری نرائن[3]	ہوتا ہے گرمیون مین درشن
۷۰	ہے دیو پراگ[4] خوب معمور	یہ بھی تیرتھ ہے ایک مشہور

[1] گنگا یا بھاگیرتی گاؤمکھ سے نکلی ہے در گاؤمکھ گنگوتری سے تخمیناً چالیس میل کے فاصلہ پر ہے راستے بہت دشوار گذار ہین یہ دریا گنگوتری کے قریب پہونچ کر کسی قدر مدور شکل مین وسیع ہو گیا ہے شمالی کنارے پر بہت مشہور مندر جاتریونکے اور پوجاریون کے مکانات بنے ہوے ہین۔ اُسی کے قریب ایک بڑی چٹان ہے عجیب قسم کے نقش ہین جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہ پانڈوون کے نشانات قدم ہین ۱۲

[2] جمنا جمنوتری پہاڑ سے نکلی ہے جس کی بلندی سطح سمندر سے ... ۳ ہزار فیٹ ہے جمنوتری کا مندر برفستان۔ گرم چشمے۔ مشہور و معروف ہین ۱۲

[3] مشہور تیرتھ اہل ہنود ۱۲

[4] بدری نرائن سے دوسرے درجہ مین مقدس ہے ۱۲

آتے جاتے ہین جاتری روز	۷۱	ایک بھیڑ سی ہتی ہے لگی روز
آتے ہین یہ سب اُٹھا کے زحمت	۷۲	ہوتی ہے انھین ولی عقیدت
دل مین ہوتا ہے مذہبی جوش	۷۳	کرتے ہین تکان کو فراموش
یہ کوہ رشی منی[۱] کا مسکن	۷۴	اس کا دامن ہے پاک دامن
پھولون سے بھرا ہے دامنِ کوہ	۷۵	جنت کی فضا ہے دامنِ کوہ
ہین جلوہ فروش شاہدِ گل	۷۶	قربان ہزار جان سے بلبل
کوسون پھولا ہوا بنفشہ	۷۷	گلزارِ جنان ہر ایک تختہ
ہین بعض درخت ایسے گلپوش	۷۸	جن کی خوشبو ہے دشمنِ ہوش
جاتے ہین قریب جب پہاڑی	۷۹	کھاتے ہین ترش چیز کوئی
اسکو جو نہ کھائین جان سے جائین	۸۰	تا حشر نہ ہوش مین کبھی آئین
شہرت ہے مشک کے ہرن کی	۸۱	سرحد ہے ملی ہوئی ختن کی
وحشی ہین عجب غزالِ صحرا	۸۲	ہین شوخ غضب غزالِ صحرا
چھپ جاتے ہین یہ دکھا کے آنکھین	۸۳	ہوتے ہین جدا ملا کے آنکھین
ان کی آنکھون پہ اپنا ہے صاد	۸۴	آتی ہے خاص آنکھون کی یاد
بن کی ہر چیز بے بدل ہے	۸۵	مشہور جہان مین عسل ہے
صدہا وحشی ہین اس مین مستور	۸۶	ہاتھی ہین شیر ریچھ لنگور
شہرہ ہے خوب کجلی بن کا	۸۷	ہوتا ہے ہاتھیون کا کھیدا
اس کوہ مین بعض ایسے ہین غار	۸۸	رہتے ہین جو دن مین تیرہ و تار

[۱] رشی منی یعنی عابد زاہد ۱۲

قسمین اشجار کی ہین صدہا	۸۹	آسان نہین شمار جن کا
وہ سال وہ دیودار شیشم	۹۰	جنکا گاہک ہے ایک عالم
جنگل مین ہے انتظام سرکار	۹۱	غیرون کی مداخلت ہے دشوار
ہر رینج[1] مین ایک رینجر[2] ہے	۹۲	پتے پتے سے باخبر ہے
مامور محافظانِ صحرا	۹۳	رہتا ہے شجر شجر پہ پہرا
انسان و وحوش مار و اژدر	۹۴	بن مین چلتے ہین ان سے بچکر
کیا تاب بشر درخت کاٹے	۹۵	جب سانپ بھی ڈر کے اُوس چاٹے
ایسا ہے یہ رعب داب سرکار	۹۶	جنگل پہ بھی اُٹھ سکے نہ ہتھیار
یہ سچ ہے جو قاطعِ شجر ہے	۹۷	جنگل اُس کے لیے سقر ہے
ملتی ہے شکار کی اجازت	۹۸	لیکن تخصیص سے بدقت
ہین حکم سے بعض بند[3] جنگل	۹۹	جن مین ہے وحشیونکا منگل
۱۰۰	آزاد ہین جان کی امان ہے حکمِ سرکار حرزِ جان ہے	
چھوڑون مین بیانِ کوہ وصحرا	۱۰۱	لکھنا تھا مجھے کیا لکھ گیا کیا
ہے پیش نگاہ سین اک اور	۱۰۲	اے مردم دیدہ چاہیے غور!
دیکھو اگلار[4] کی روانی	۱۰۳	بہتا ہے صاف صاف پانی

[1] ایک انتظامی حصہ جنگل ۱۲ [2] منتظم حصۂ صحرا جو دہرہ دون فارسٹ کالج سے پاس ہوکر مقرر کیا جاتا ہے ۱۲ [3] وہ قطعات صحرا جس مین شکار کھیلنے کی ممانعت ہو ۱۲ [4] پہاڑی چشمہ جو ریاست ٹیڑھی اور سرحد برطانیہ کے وسط مین ہے ۱۲

کہتے ہین لوگ اِس کو دریا	۱۰۴	میرے نزدیک ہے یہ چشما
چشمہ یہ بڑا پہاڑ کا ہے	۱۰۵	چکّر کھا کھا کے بہ رہا ہے
بہتے ہین طرح طرح کے پتھّر	۱۰۶	خوشرنگ ہین مثل لعل و گوہر
ہے شام کا وقت قابلِ دید	۱۰۷	مغرب کی طرف چلا ہے خورشید
دن کا غُل شور ہو گیا کم	۱۰۸	اب دھوپ کا رنگ بھی ہے مدھم
جاتی ہے مہر کی تمازت	۱۰۹	آتی ہے ہوا مین اب برودت
آرام کرے گا شاہِ خاور	۱۱۰	مہتاب کو شب کا کام دیگر
اہل عالم سے کہتی ہے شام	۱۱۱	اب کام سے کچھ نہین تمھین کام
چر کر آتے ہین سب مویشی	۱۱۲	بھیڑین اور گائے بیل بکری
اگلا رستے پہ کچھ گذر رہے ہین	۱۱۳	پیچھے کچھ ڈوب پر رہے ہین
ہمراہ ہین پستہ قد پہاڑی	۱۱۴	مضبوط مگر بلا کے وحشی
لکڑی کا بوجھ پیٹھ پر ہے	۱۱۵	تختی لوہے کی یا کمر ہے
وحشت کے عیان تمام آثار	۱۱۶	دیوانہ بکارِ خویش ہشیار
ہر ایک کو ہے تلاشِ مسکن	۱۱۷	چڑیان بھی ہین ڈھونڈھتی نشیمن
دیکھو ساحل پہ ایک عورت	۱۱۸	کیون بیٹھی ہے کیا ہے اسکی حالت؟
آتی ہے رات اپنے گھر جائے؟	۱۱۹	یہ بھی چشمہ سے اب گذر جائے
اُٹھتی نہین کیون یہ وجہ کیا ہے؟	۱۲۰	انسان ہے یا کوئی بلا ہے؟
جب پیکِ نگہ قریب پہونچا	۱۲۱	دیکھا اُس کا عجب سراپا
بوٹہ سا ہے قد غضب کی چتون	۱۲۲	ہوتا ہے نثار اُٹھ کے جوبن

چھوٹے چھوٹے سے دست و باہین	۱۲۳	ہین ہاتھ کہ خنجرِ جفا ہین
اُٹھتے ہین کبھی کبھی اگر ہاتھ	۱۲۴	تو صاف کسی کے قتل پہ ہاتھ
چہرہ سے ہے اگرچہ گرد آلود	۱۲۵	پھر بھی اُس مین چمک ہے موجود
عارض اُس کلکے ماہِ تابان	۱۲۶	پردہ مین ہے بادلون کے پنہان
ہے روئے صبیح پُر ملاحت	۱۲۷	اُترے چہرہ پہ اک لطافت
صورت پہ شباب کے ہین آثار	۱۲۸	گو ہے یہ جوان پر ہے بیمار
سر سے پا تک ہے سر بسر ناز	۱۲۹	کہتے ہین کچھ اور اِس کے انداز
محبوب ہے دلربا ہے قاتل	۱۳۰	لیکن ہے دل اُسکا نیم بسمل
آنکھین مصروف خون فشانی	۱۳۱	اُگلا رکا سرخ ہو نہ پانی
وحشت کے ہین طور کچھ نئے طور	۱۳۲	لہرین آتی ہین اور ہی اور
کیا آنکھ ہے ہائے چشم بد دور	۱۳۳	متوالی نشیلی اور مخمور
پردے آنکھون کے ہین گلابی	۱۳۴	ہین مردم دیدہ یا شرابی
کاجل آنکھون مین ہے نہ سُرما	۱۳۵	آنسو بہتے ہین یہ سبب کیا؟
کہتی ہے یہ چشم کی تراوش	۱۳۶	ہے دل مین ضرور کوئی کاوش
کہتی ہے یہ صاف صورت اسکی	۱۳۷	آئی ہے کہین طبیعت اُس کی
دل نے ہم سے کیا تقاضا	۱۳۸	معلوم ہو جلد حال اس کا
بڑھکر پوچھا کہ خانہ برباد؟	۱۳۹	کیا آج پڑی ہے تجھ پہ اُفتاد؟
آتی ہے رات ختم ہے شام	۱۴۰	آیا ہے قریب وقتِ آرام
گھر جاتی ہے دیکھ ساری دنیا	۱۴۱	کیا مجھکو نہین ہے خوفِ صحرا

کھا جائے کہین نہ شیرِ خونخوار	۱۴۲	شاید جینے سے تو ہے بیزار
کچھ بھی نہ دیا جواب اُس نے	۱۴۳	ہم سے نہ کیا خطاب اُس نے
خاموش تھی سُرمہ در گلو تھی	۱۴۴	سرمہ اُسوقت کی سیاہی
جب حد سے بڑھا ہمارا اصرار	۱۴۵	بولی جھنجھلا کے آخرِ کار
بکتے ہین آپ کیا خرافات	۱۴۶	کرتے نہین ہم تو مرد سے بات
مردون کی ذات بیوفا ہے	۱۴۷	ہے مکر خمیر مین دغا ہے
مین نے یہ کہا کہ تو ہے نادان	۱۴۸	ہوتے نہین اک طرح کے انسان
کیون آپ کو ہے ملال کہیے	۱۴۹	ہم سے کچھ دل کا حال کہیے
فرمائین جو آپ ذکر ہم سے	۱۵۰	شاید ممکن ہو فکر ہم سے
ہوتا ہے بشر بشر کا ہمدرد	۱۵۱	جس طرح سے دل جگر کا ہمدرد
خاموش رہی وہ مثلِ تصویر	۱۵۲	تصویر تھی کر سکی نہ تقریر
رونے سے ہوئی جو اُسکو فرصت	۱۵۳	بُولی مجھپر ہے کیون عنایت
وُکسی کو پہاڑیون سے کیا کام	۱۵۴	کیا آپ کرین گے مجھکو بدنام"
مین نے یہ دیا جواب اِس کا	۱۵۵	مطلب نہین اور میرا حاشا
مین بھی دنیا مین غمزدہ ہون	۱۵۶	بس تیری طرح ستم زدہ ہون
مجھکو اپنا رفیق تو جان	۱۵۷	اس راہ مین ہمطریق تو جان
اُٹھی یہ سُن کے وہ وہان سے	۱۵۸	سایہ کی طرح سے مین تھا پیچھے
تھوڑی سی دور ایک کٹی[له] تھی	۱۵۹	چشمہ کے قریب ہی بنی تھی

له فقیر کے رہنے کی جھوپڑی ۱۲

داخل ہوئی وہ کٹی کے اندر	۱۶۰	غائب تھا نظر سے مہر انور
دن نے کی ختم اپنی منزل	۱۶۱	شد لیلیٰ شب برون ز محمل
تھا روے زمین پہ شب کا پردا	۱۶۲	اتنے مین ماہتاب چمکا
تارے کرنے لگے اشارے	۱۶۳	مہتاب کی روشنی مین چھپکے
پر نور لباس تھا اُفق کا	۱۶۴	اور چاک تھا پیرہن شفق کا
نکلی وہ گلبدن کٹی سے	۱۶۵	جسطرح کہ بوے خوش کلی سے
نکلا بادل سے ماہِ انور	۱۶۶	چہرہ پہ نقاب تھی نہ چادر
نکلی عاشق کے دلسے حسرت	۱۶۷	یا اپنی کٹی سے ماہ طلعت
جڑ[۱] سی کوئی چیز رکھدی لاکر	۱۶۸	پتھر[۲] کی آگ سے جلا کر
یہ جڑ تھی عجیب شانِ معبود	۱۶۹	حیرت انگیز شمعِ بے دود
بے تیل کے تھا چراغ روشن	۱۷۰	عاشق کے دل کا داغ روشن
ہنسکر ہوئی اس طرح سے گویا	۱۷۱	چھوڑا نہین تم نے میرا پیچھا
تم کون ہو اور نام کیا ہے	۱۷۲	جنگل مین تمھارا کام کیا ہی
فرمائیے تو وطن کہان ہے	۱۷۳	کس شہر مین آپکا مکان ہے
آئے ہو شکار کھیلنے کو	۱۷۴	کہدو آنے کی جو غرض ہو
شاید ہو جوان تم پولس کے	۱۷۵	آئے ہو مرا سُراغ لینے
تمسے مجھے خوف ہے خطر ہے	۱۷۶	فتنہ نہ اُٹھے کوئی یہ ڈر ہے

[۱] پہاڑ مین بہت سے درختون کی جڑین ایسی ہوتی ہین - جو مثل چراغ کے جلتی ہین ۱۲ [۲] پہاڑ مین پتھر کی آگ کا عام استعمال ہوتا ہے ۱۲

صدہا اُسنے کیے سوالات	۱۷۷	بیکار نہین تھی ایک بھی بات
پائے اُس نے جواب معقول	۱۷۸	دے کون فضول نظم کو طول
جو وقت ہوئی اُسے تشفی	۱۷۹	ٹیھی مجھکو بٹھا کے بولی
حالِ دلِ غمزدہ سُناؤن	۱۸۰	روتی جاؤن تمھین رُلاؤن
سُنیے مری قوم ہے پہاڑی	۱۸۱	بیٹی ہون مین ایک برہمن کی
دراصل ہے میرا شیو متی نام	۱۸۲	اب کہتے ہین لوگ مجھکو ناکام
تھا دیو پراگ میرا مسکن	۱۸۳	انسان کرتے ہین جسکا درشن
معبد ہے رام چندر جی کا	۱۸۴	مرجع ہے خاص جاتری کا
جاتے ہین جو بدری نرائن	۱۸۵	کرتے ہین ضرور اسکا درشن
لاکھون آتے ہین روز ہندو	۱۸۶	ہوتے ہین بعض بعض خوشرد
آیا اک سال ایک رانا	۱۸۷	شہزور حسین اور توانا
تھی حسن و جمال کی وہ شہرت	۱۸۸	مشتاق تھی اُسکی ایک خلقت
ہندو جتنے وہان تھے موجود	۱۸۹	رانا صاحب تھے اُنکے معبود
تھی بادۂ عشق کی وہ مستی	۱۹۰	سب بھولے ہوئے تھے بُت پرستی
رانا کا ذکر ہر زبان پر	۱۹۱	چرچا ہوتا تھا اُنکا گھر گھر
اک روز کا اتفاق دیکھو	۱۹۲	مجھکو ہوا اشتیاق دیکھو
معبد کیطرف چلا وہ ذی جاہ	۱۹۳	اک خلق خدا تھی اُسکے ہمراہ
اندازِ خرام فتنہ و آفت	۱۹۴	قدمون پہ نثار تھی قیامت
مین بھی اُس سے ہوئی مقابل	۱۹۵	وزدیدہ نگاہ لیگئی دل

آئی بیٹھے بٹھائے شامت	۱۹۶	دل دیکھے یہ مول لی مصیبت
واقف ہوئی عشق سے مین اُس روز	۱۹۷	سمجھی کہ ہے ساز اور کیا سوز
دلمین ہوئی کچھ چُبھن سی پیدا	۱۹۸	سینے مین لگا کھٹکنے کانٹا
پہلے تھی کھٹک سی پھر اُٹھا درد	۱۹۹	چہرہ تھا سفید ہوگیا زرد
ٹوٹا مجھپر پہاڑ غم کا	۲۰۰	دریا جاری تھا چشمِ نم کا
تھی عشق سے مین نہ بے تکلف	۲۰۱	کرتی تھی نظر بچا کے اُف اُف
ڈرتی تھی کہ ہو نجاؤن رسوا	۲۰۲	ہو جائے کہین نہ فاش پردا
تھامے ہوے دلکو اور جگر کو	۲۰۳	واپس آئی مین اپنے گھر کو
تھی محوِ خیال یار ہردم	۲۰۴	با کیف تھا محویت کا عالم
کچھ ایسا بندھا تصور اُسکا	۲۰۵	ہر چیز مین تھا اُسی کا جلوا
آنکھوں مین کھنچی تھی اُسکی تصویر	۲۰۶	سینے کی ضیا تھی اُسکی تنویر
جاتا ہی نتھا خیالِ رانا	۲۰۷	تھا پیش نظر جمالِ رانا
جسدم ہوئی دلسے محویت کم	۲۰۸	کرنے لگا تنگ ہجر کا غم
اُسدم تھی عجیب حالت دل	۲۰۹	جینا مرنا تھا دونون مشکل
گذرا الغرض اضطراب مین دن	۲۱۰	کاٹا کس کس عذاب مین دن
افراط حیا کی قفلِ لب تھی	۲۱۱	جس طرح بنا وہ رات کاٹی
عالم مین سحر ہوئی نمودار	۲۱۲	کافور جراحتِ دل افگار
چلتی تھی نسیم فرحت انگیز	۲۱۳	تھا خندۂ صبح کیا دل آویز
بدلی کچھ میری حالتِ زار	۲۱۴	مندر کی طرف چلی مین بیمار

رستے مین ملی مری سہیلی ۲۱۵ نام نامی تھا جس کا گوری[1]

تھی علم و ہر ایک فن سے واقف ۲۱۶ دُنیا کے ہر اک چلن سے واقف

بولی کہ کہو تو آج ہے خیر ۲۱۷ اِتنے تڑکے چلی ہو تم دیر

سوتی رہتی تھین دن چڑھے تک ۲۱۸ ہے بات نئی مجھے تو ہے شک

چہرہ پہ ہین ماندگی کے آثار ۲۱۹ کیا رات کو ہو گئی تھین بیمار

ڈوبی ہوئی اشک مین نگاہین ۲۲۰ ہر دم لب پہ ہین سرد آہین

ظاہر کرتے ہین سب ترے راز ۲۲۱ غماز ہین یہ نرالے انداز

تھی یارِ شفیق میری گوری ۲۲۲ ہمدرد و رفیق میری گوری

ہمدم غمخوار اور دمساز ۲۲۳ اُس سے مین چھپاتی کسطرح راز

با نالہ و اشک و بادِ سرد ۲۲۴ آخر کو کہا سب اُس سے دُکھ درد

حیرت اُسکو ہوئی یہ سُن کر ۲۲۵ بُولی کہ ہے جان تجھکو دوبھر

ظالم خانہ خراب ہے عشق ۲۲۶ آفتِ قہر و عذاب ہے عشق

اِسکا حاصل ہے روسیاہی ۲۲۷ ننگ و ناموس کی تباہی

لیتی ہے جان اور عزت ۲۲۸ پیاری اچھی نہین محبت

بگڑا ابھی کچھ نہین سنبھل جا ۲۲۹ اس دامِ بلا سے تو نکل جا

نادان تجھے ہوا ہے سودا ۲۳۰ آئے گا نہ تیرے ہاتھ رانا

اُس سے ملنے کی تجھکو اُمید ۲۳۱ ذرہ سے کہین ملا ہے خورشید

مسکن تیرا تو جھونپڑی ہے ۲۳۲ محلون کا خواب دیکھتی ہے

[1] اسکا اصل نام اور ہے اور ایک مشہور عہدہ دار کی پاکیزہ خیال تعلیم یافتہ خاتون ہے ۱۲

سوجھی احمق ہے یہ تجھے کیا ۲۳۳ ہونیوالا ہے تیرا گونا

دنیا مین ہین سو طرح کے غماز ۲۳۴ کھُل جائیگا گیندہ لہ والون پر راز

رسوا ہوگی زمانے بھر مین ۲۳۵ دشمن موجود تیرے گھر مین

بغلی گھونسہ رہتا اچھا ہے ۲۳۶ عیار ہے بانیِ دغا ہے

آپسمین ذرا انھین صفائی ۲۳۷ ہوتی ہے آئے دن لڑائی

سودا ہے جنون ہے خبط تجھکو ۲۳۸ کرنا لازم ہے ضبط تجھکو

ہر چند کہ نیک تھی نصیحت ۲۳۹ لیکن بدلی نہ میری حالت

سمجھاتی تھی بار بار گوری ۲۴۰ تھی ناصح و غمگسار گوری

سندر کے قریب جب مین پہونچی ۲۴۱ آتی ہوئی دیکھی ایک ڈانڈی لے

رانا ظالم سوار اُس مین ۲۴۲ یا حسن کی تھی بہار اُس مین

دیکھا بہ نگاہِ غور مجھکو ۲۴۳ مضطر کیا ہاے اور مجھکو

رعنا سے ہوئین جو چار آنکھین ۲۴۴ گلگون ہوئین اشکبار آنکھین

القصہ گھر آئی مین پلٹ کر ۲۴۵ سُلگی ہوئی آگ دلکے اندر

گوری کی نصیحتونکا کچھ دھیان ۲۴۶ اِکچھ آنکھ مین حسنِ یار کی شان

کہتی تھی حیا کہ ہان خبردار ۲۴۷ بچنا اُلفت سے ہے یہ عیار

اُلفت کہتی تھی ہون ستمگر ۲۴۸ ہاروت گیا نہ مجھسے بچکر

اُس دم مین عجب عذاب مین تھی ۲۴۹ آفت مین تھی اضطراب مین تھی

لہ ایک پہاڑی گاؤن رکھی کیش کے قریب واقع ہے ۱۲ لے ایک سواری جسکو چار یا زیادہ قلی اُٹھاتے ہین ۱۲

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اتنے مین مری سہیلی آئی	۲۵۰	یعنے غمخوار گوری آئی
بولی ہنسکر کہ لو مبارک	۲۵۱	جانا رانا کا ہو مبارک
سر سے تیرے ٹلی یہ آفت	۲۵۲	ہوتی کیا جانے کیا مصیبت
اب دور بھی کر خیال اُسکا	۲۵۳	لے کہتی ہون تجھسے حال اُسکا
کمبخت بلا کا ہے بد اطوار	۲۵۴	رہنا اُس سے ذرا خبردار
عفت مین خلل وہ ڈالتا ہی	۲۵۵	عزت لے کر نکالتا ہے
نالان خود اُس کی ہے رعایا	۲۵۶	ناخوش اُس سے ہے بھائی اُسکا
ہوگا نہ کبھی نباہ اُس سے	۲۵۷	اچھی نہین رسم و راہ اُس سے
اس سے بھی نہ کچھ خیال بدلا	۲۵۸	اک ذرّہ نہ دل کا حال بدلا
تھی سرد جو آہ ہو گئی گرم	۲۵۹	سودا جو بڑھا تو کم ہوئی شرم
کرنے لگی نالے بے محابا	۲۶۰	کہنے لگی گوری چپ رہو یہ کیا
نادان سمجھ لے اپنا انجام	۲۶۱	ہوجائیگی دو گھڑی مین بدنام
سمجھانے سے ہو گئی مین خاموش	۲۶۲	آخر ہوئی ضعف سے مین بیہوش
آیا جو وقت ہوش مجھکو	۲۶۳	دیکھا تو وہی تھا جوش مجھکو
نالون کا ہجوم تھا گلوگیر	۲۶۴	لب وا تھے مگر تھی بند تقریر
گوری تھی بہت عقیل و دانا	۲۶۵	مانے گی نہین یہ اُسنے جانا
سمجھی کہ فضول ہے نصیحت	۲۶۶	جائے گی نہ اسطرح سے وحشت
بولی کہ ہے بسکہ عشق کامل	۲۶۷	بر آئیگی تیری خواہش دل
لیکن نہین اضطراب اچھا	۲۶۸	ہرگز نہین پیچ و تاب اچھا

ڈر ہے کہ کہین جنون ہنو جائے	۲۶۹	حالت تیری یون ہنو جائے
بڑھ جائے کہین نہ تیری وحشت	۲۷۰	رہجائے نہ خون ہو کے حسرت
سوچونگی مین آج کوئی تدبیر	۲۷۱	آگے جو کچھ ہو تیری تقدیر
بہلاتی تھی روز آکے گوری	۲۷۲	صد ہا باتین بنا کے گوری
اکدن مری مان سے کردیا ذکر	۲۷۳	گونا دینے کی ہو گئی فکر
شوہر مرا لے گیا مجھے گیند	۲۷۴	کالا پانی ہوا مجھے گیند
اُسکی صورت سے مجھکو نفرت	۲۷۵	کہتی تھی کچھ اور ہی محبت
گھر کنج قفس سے بھی تھا بڑھکر	۲۷۶	کانٹے کھاتے تھے مجھکو چھپر
آن خانہ تمام بود آباد	۲۷۷	ویران بچشم خانہ برباد
سُنیے اب آپ حالِ رانا	۲۷۸	تھا میری طرف خیالِ رانا
تھا کشتۂ عشق وہ بھی قاتل	۲۷۹	تلوار تھی ایک دو تھے گھائل
اک آگ مین جل رہے تھے دونون	۲۸۰	تھے شمع پگھل رہے تھے دونون
اک دامِ بلا مین دو تھے نخچیر	۲۸۱	دو ہاتھ تھے اور ایک زنجیر
دو دل تھے مگر تھی ایک کاہش	۲۸۲	دو دل تھے مگر تھی ایک خواہش
دو دل نہ تھے دونون اِکدل تھے	۲۸۳	دو ایک تھے ایسے متصل تھے
تھے طالبِ وصل دونون ناشاد	۲۸۴	تھے راہِ طلب مین دونون برباد
تیرتھ کرکے جو لوٹا رانا	۲۸۵	گھر سے قاصد پراگ بھیجا
تھی دیو پراگ مین کہان مین	۲۸۶	تھی گیند مین ہائے نیمجان مین
افسوس نہین تھی اپنے بسمین	۲۸۷	گھر کے اندر تھی یا قفس مین

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
قاصد تھی اُسکی ایک کُٹنی	۲۸۸	گر دو غین لگائے جا کے ٹھگلی
پر فن مکارہ اور دم باز	۲۸۹	جسپر تھا مکر کو بہت ناز
کہتے تھے سب اُسکو چمپا چمپا	۲۹۰	اُسکا جو فریب تھا بلا تھا
پایا نہ مجھے تو آئی وہ گیند	۲۹۱	اک سوانگ بنا کے لائی وہ گیند
خالہ شیطان کی تھی مکار	۲۹۲	بدلے ہوئے بھیس تھی وہ عیار
جر نو مشہور ایک کُٹنا	۲۹۳	چمپا کے ساتھ ساتھ آیا
پہنے جو لباس گیروا تھا	۲۹۴	تھا نام رنگا سیار اُس کا
بستی کے قریب آکے دونون	۲۹۵	بیٹھے دھونی رما کے دونون
چرچا جو ہوا تو گانون والے	۲۹۶	سب سادہ مزاج بھولے بھالے
درشن کو جوق جوق آئے	۲۹۷	کچھ نذر و نیاز ساتھ لائے
گھی دودھ دہی تھا جو میسر	۲۹۸	رکھا سب اُنکے آگے لاکر
دونون ظالم تھے ایسے مکار	۲۹۹	دیکھا نہ نظر اُٹھا کے اکبار
جر نو صاحب بنے گرو جی	۳۰۰	چمپا گویا تھین اُنکی چیلی
بابا تھے وہیان مین کچھ ایسے	۳۰۱	جبتک وہ رہے کبھی نہ بولے
چیلی کرتی تھین جب سفارش	۳۰۲	ہوتی تھی کسی پہ کچھ نوازش
وہ بھی اتنی کہ ایک چٹکی	۳۰۴	باباجی نے بھبھوت دیدی
بالکل زر کے تھے طلبگار	۳۰۵	آتے تھے وہان بہت سے زردار
مکار کی تھی کچھ ایسی حالت	۳۰۶	بڑھتی گئی لوگون کی عقیدت
اک روز کا ذکر ہے مری سماس	۳۰۷	آئی عیارہ بابا کے پاس

حالت میری بیان کی سب	۳۰۸	رو رو کے کیا سب عرض مطلب
چمپا بولی کہ دوسرے وقت	۳۰۹	آنا اس دم نہین ہے فرصت
آنا اپنی بہو کو لے کر	۳۱۰	ہمراہ ہو اُسکے اُسکا شوہر
قصہ کوتاہ شام آئی	۳۱۱	مجھکو بابا کے پاس لائی
بولی چمپا نہین یہ بیمار	۳۱۲	اسکو آسیب کا ہے آزار
آتا ہے دیو اس کے سر پر	۳۱۳	اُتریگا وہ باندھ دے یہ جنتر
تھوڑی سی یہ بھبھوت لیجا	۳۱۴	یہ مرچ پڑھی ہوئی ہے سُلگا
آؤن گی روز شام کو مین	۳۱۵	چھوڑونگی سب اپنے کام کو مین
آئی وہ چار روز چمپا	۳۱۶	آسیب اُتارنے کو گویا
اُترا لیکن نہ عشق کا جن	۳۱۷	سر پر میرے سوار تھا جن
پاکر خلوت مین مجھکو اکبار	۳۱۸	مطلب اپنا کیا سب اظہار
شد مژدۂ وصل چارہ فرما	۳۱۹	چمپا میرے حق مین تھی مسیحا
بدلی دیکھی جو میری حالت	۳۲۰	شوہر کو ہوئی بہت مسرت
باواجی سے بڑھا عقیدہ	۳۲۱	کہتے تھے کہ خوب جن اُتارا
اک دن چمپا نے یہ کہی بات	۳۲۲	رانا کو ہے فکر تیری دن رات
دانا پانی حرام اُس کو	۳۲۳	غم کھانے سے روز کام اُسکو
مضطر مغموم اور بیتاب	۳۲۴	آتا نہین خواب مین اُسے خواب
ہوگا کل مچھلیون کا میلا[1]	۳۲۵	پرسان ہوگا نہ کوئی تیرا

[1] پہاڑ مین دستور ہے کہ سال بھر کے بعد بارش ختم ہونے پر میلا ہوتا ہے اُس وقت پہاڑی عورات سفید کپڑے اور زیور پہنتی اور سور شراب پیکر ناچتی اور گاتی ہین (سور شراب ایک قسم کی شراب گھر ہی)

سنکر سب لوگ ہو نگے مدہوش	۳۲۶	شدھ بدھ ہو گی انھین فراموش
چپکے سے بھاگ چل مرے ساتھ	۳۲۷	یہ وقت نہ آئیگا کبھی ہاتھ
الفت نے کیا یہ مجھسے اصرار	۳۲۸	ہو جا چلنے پہ جلد تیار
قصہ کوتاہ ہو کے راضی	۳۲۹	دونو نکلے ساتھ ساتھ بھاگی
طے ہمنے کیے ہزارون جنگل	۳۳۰	بے راہ چلے تھے تینون پیدل
بھاۓ جو اپنا شوق رہبر	۳۳۱	تھے پانون کے نیچے موم پتھر
کانٹو نکی چبھن خلش مژہ کی	۳۳۲	ایسی حالت مین بامزہ تھی
سچ یہ ہے اگر طلب ہو صادق	۳۳۳	گھبراتا نہین بلا سے عاشق
صحرا کے وحوش ہوتے ہین رام	۳۳۴	ملتا ہے قدم قدم پہ آرام
سنیے اب آپ قصہ کوتاہ	۳۳۵	پہونچے منزل پہ تینون گمراہ
شملے کے قریب تھی ریاست	۳۳۶	پہونچے انھین اٹھا کے زحمت
طالب مطلوب مین ہو اوصل	۳۳۷	مثل حرف غلط مٹا فصل
قمری پہونچی قریب شمشاد	۳۳۸	شمشاد تھا قید غم سے آزاد
ہر وقت تھا جشن عیش برپا	۳۳۹	بجتا تھا گراموفون باجا
تھی خندۂ عیش آہ و فریاد	۳۴۰	آتی تھی کبھی نہ رنج کی یاد
کہتا تھا یہ دل کہ تا قیامت	۳۴۱	برپا ہی رہیگا جشن عشرت
سنیے اب گنبد مین ہوا کیا	۳۴۲	اک شور تھا اور حشر برپا
شوہر کہتا تھا یا الٰہی	۳۴۳	آئی مجھپر یہ کیا تباہی
عورت مری کیا ہوئی کہان ہے	۳۴۴	ڈھونڈون مین کہان وہ بے نشان ہے

ہردم مصروفِ جستجو تھا ۔ ۳۴۵ ۔ ملتا ہی نہ تھا سُراغ میرا
والیِ مقام کی پولس بھی ۔ ۳۴۶ ۔ سرگرم مری تلاش مین تھی
دو ماہ کے بعد یہ کھُلا راز ۔ ۳۴۷ ۔ چمپا کٹنی تھی اور دغاباز
ہونے پایا نہ طول رقضا ۔ ۳۴۸ ۔ باہم یون طے ہوا وہ رقضیا
صرفہ شادی کا دیکے رانا ۔ ۳۴۹ ۔ شوہر سے چھوڑلے میرا پیچھا
رانا سے روپے ہزار پاکر ۔ ۳۵۰ ۔ خوش خوش گیا چھوڑ مجکو شوہر
لایا جاکر اک اور عورت ۔ ۳۵۱ ۔ بھولا اپنی تمام کلفت
ملکر رانا سے مین ہوئی شاد ۔ ۳۵۲ ۔ شوہر کو کیا نہ بھولے سے یاد
سُنیئے اب آپ بندِ رقت ۔ ۳۵۳ ۔ ہوتی ہے مجھ پر جو مُصیبت
جاتا ہے تمام عیش و آرام ۔ ۳۵۴ ۔ ہوتا ہے بُرا برُے کا انجام
جتنی مجھسے ہوئی حماقت ۔ ۳۵۵ ۔ اُتنی مین نے اُٹھائی زحمت
پورا جسدم گذر گیا سال ۔ ۳۵۶ ۔ رانا کا ہوا کچھ اور ہی حال
گرگٹ کی طرح سے رنگ بدلا ۔ ۳۵۷ ۔ بدلا برتاؤ ڈھنگ بدلا
چاہت نہ وہ اگلی گرمجوشی ۔ ۳۵۸ ۔ نفرت کے ساتھ سرد مہری
لایا شملہ سے اور عورت ۔ ۳۵۹ ۔ نازک اندام ماہ طلعت
کرتا تھا التفات مجھسے ۔ ۰ ۔ بھولے سے کبھی نہ بات مجھسے
کڑھتی تھی مین بیوقوف دلمین ۔ ۳۶۱ ۔ ہنستا تھا وہ فیلسوف دلمین
شملہ والی پہ مہربان تھا ۔ ۳۶۲ ۔ میرا اُسے دھیان اب کہان تھا
وہ لطف وہ مہر وہ محبت ۔ ۳۶۳ ۔ سب ہوگئے دو ہی دن مین رخصت

برتاؤ تھا سب خلافِ دستور	۳۶۴	کرتا تھا وہ جبر مین تھی مجبور
تھی کنج قفس مین رشتہ برپا	۳۶۵	کھڑکی مین قفل بھی لگا تھا
کیا قہر تھا بے بسی کا عالم	۳۶۶	آفت تھا بے کسی کا عالم
بے بس تھی مین وہ خراب مسکن	۳۶۷	نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن
اک روز کیا یہ طرفہ تر جور	۳۶۸	لایا مرے سر پہ ایک نئی اَور
رکھا میرے مکان مین لاکر	۳۶۹	یہ اور ستم کیا ستم پر
اُس پر الطاف و مہربانی	۳۷۰	مجھسے ہر وقت بد زبانی
تھا اُن مین جو اختلاط ہر دم	۳۷۱	آرے چلتے تھے مجھ پہ پیہم
بڑھتے بڑھتے دلی رقابت	۳۷۲	اچھی خاصی ہوئی عداوت
سامان فساد تھے مہیا	۳۷۳	ہر وقت تھی ایک جنگ برپا
آخر کو ہوا یہ اُس کا انجام	۳۷۴	جنگل یہ گئی ہی مین ہون ناکام
ایک خواب و خیال ہو گیا سب	۳۷۵	وہ عیش و نشاط وصل کی شب
ہر وقت کی کاہشو نسے آزاد	۳۷۶	ہون پھر بھی اسیر رنج و ناشاد
مان باپ کے پاس جاؤن کیونکر	۳۷۷	دنیا کو منھ دکھاؤن کیونکر
دادم بر باد دین و دنیا	۳۷۸	در عشقِ ستم شعار رانا
آن جور کہ بے وفا بمن کرد	۳۷۹	شاید نہ نمود بر زنے مرد
آن زن کہ بکوچۂ محبت	۳۸۰	گردید نشانۂ ملالت
امروز ہمان زن است معتوب	۳۸۱	ہم خوار و زبون بچشم محبوب
نے یار نہ غمگسار دارد	۳۸۲	در خلق نہ اعتبار دارد

اے چرخ ہی تیرے ہاتھ انصاف ۳۸۳ لازم ہے میرے ساتھ انصاف

مین نے رانا کی کیا خطا کی ۳۸۴ جس کی ظالم نے یہ سزا دی

ہان مجرم عشق ہو نہین دلریش ۳۸۵ عد آمد در پیش کردنی خویش

افسوس ہے منقلب زمانہ ۳۸۶ ساری دنیا کا کارخانہ

جسدل مین خوشی تھی آج ہی غم ۳۸۷ ہے خندۂ عیش شورِ ماتم

جن ہونٹھون پہ پان کی تھی سرخی ۳۸۸ ہر وقت دھڑی جمی مسی کی

اُنپر اب خشک پپڑیان ہین ۳۸۹ آہین ہر دم شرر فشان ہین

یہ کہکے بڑھا کچھ اسقدر جوش ۳۹۰ دل تھام کے ہو گئی وہ بیہوش

اک خاص اثر تھا میرے دلپر ۳۹۱ ششدر رہا یہ داستان سُنکر

آتے تھے خیال دلمین کیا کیا ۳۹۲ دو ایک نہین تھے بلکہ صدہا

یہ سچ ہے اگر نہ ہو محبت ۳۹۳ انسان کی کچھ نہین ہی وقعت

اُلفت ہو جو پاک اُسکی کیا بات ۳۹۴ ورنہ ہے یہ سر بسر خرافات

جو لوگ زمانے سے ہین آگاہ ۳۹۵ کہتے ہین کہ جسقدر ہین ذی جاہ

اُنمین ہین بہت زیادہ ایسے ۳۹۶ جنکے نہین ہتھکنڈے کچھ اچھے

کرتے ہین خلاف شان کے کام ۳۹۷ ہین مُلک مین قوم مین وہ بدنام

تہذیب سے واسطہ نہین کچھ ۳۹۸ افعال مین ضابطہ نہین کچھ

کرتے ہین خوشامد اہل صحبت ۳۹۹ کہتے نہین منہ پہ اُنکی حالت

انسان ہین پر نہین ہین انسان ۴۰۰ اُنسے اچھے کہین ہین حیوان

ہین پست خیال پست ہمت ۴۰۱ اصلاح طلب ہی اُنکی حالت

کرتا تھا مین انکے حال پر غور	۴۰۲	آتے تھے خیال کچھ نئے اور
اتنے مین گرا سحر کا پردا	۴۰۳	پردا وہ ڈراپ سین کا تھا

تصویر حسرت

ترجمہ

اسمتھ اینڈ میری

اسوقت ہے صاف چرخِ اخضر	۱	بادل بالکل نہین ہین اُسپر
چھٹکے ہوے ہر طرف ہین تارے	۲	ظاہر ہوتے نہین اشارے
غالب نورِ قمر ہے اُن پر	۳	مدہم ہے روشنیِ اختر
ہے اصل مین شب کا رنگ کالا	۴	اُسپر ہے چاندنی کا غازا
چھٹکی ہوئی چاندنی کا عالم	۵	سبزے پہ نمی نزولِ شبنم
کچھ کچھ بادِ سبک مین سردی	۶	خالی نہین لطف سے مزے کی
دیکھو ہی عجیب سین دلکش	۷	شب ہے یہ کوئی حسینِ مہوش
بجلی کا چراغ جل رہا ہے	۸	نوری چشمہ اُبل رہا ہے
بینا آنکھین ہون گر ہماری	۹	دیکھین قدرت کی دست کاری
صانع کے بغیر کب ہے صنعت	۱۰	منکر نہین صاحبِ بصیرت

وہ سامنے باغِ عامہ ہے!!	۱۱	بوستۂ محظوظ شامہ ہے!!
دیکھو وہ بچھی یہان وہان ہین	۱۲	بنچین رنگین کرسیان ہین
بیٹھے کچھ لوگ کچھ کھڑے ہین	۱۳	کچھ گھاس کے فرش پر پڑے ہین
سرگرم مشی جوان رعنا	۱۴	ہے اُنکی بغل مین ہاتھ مس کا
باتین لطف و مذاق کی ہین	۱۵	کچھ شوق کی اشتیاق کی ہین
گپ شپ کوئی اُڑا رہا ہے	۱۶	باجہ کوئی بجا رہا ہے
ڈھلتی ہے شراب ارغوانی	۱۷	اک آگ لگا رہا ہے پانی
بچتے نہین آگ سے غضب ہے	۱۸	اُنکو خوفِ عذاب کب ہے
گُل ہائے فرنگ چیدہ چیدہ	۱۹	قد ہین موزون حسین کشیدہ
چوٹی ہے گُندھی کھُلے ہوے بال	۲۰	ہر ایک کا مختلف سن و سال
ہے کوئی چمن خزان رسیدہ	۲۱	تختہ کوئی بہار دیدہ
آمد ہے بہار کی کسی مین	۲۲	کھِلنے کی علامتین لگی ہین
کھولے ہوے شوق اپنا آغوش	۲۳	عفت سے گر دبا ہوا جوش
وہ کون ہین دو جوان زن و مردا	۲۴	اُنمین ہر ایک حسن مین فردا
مسٹر "اسمتھ" ہے ایک کا نام	۲۵	زن ہے "میری" حسین گلفام
اسمتھ کا باپ ہے زمیندار	۲۶	نامی۔ زردار۔ نیک اطوار
وقعت سرکار مین ہے اسکی	۲۷	دیتے ہین بادشاہ کرسی
اسمتھ تنہا ہے اُس کا بیٹا	۲۸	عمدہ اخلاق کا نمونا
فوجی کالج سے پاس ہو کر	۲۹	اب فوج مین ہند کی ہین افسر

پلٹن مین ہی گورکھونکی کپتان	۳۰	شہ زور شجاع فوج کی جان
میری لڑکی ہے پادری کی	۳۱	تعلیم ہوئی ہے جس کی اچھی
باعصمت و خوبرو و ہنرمند	۳۲	ہے باپ کی وہ عزیز دلبند
اچھے اخلاق نیک عادت	۳۳	جیسی صورت ہے ویسی سیرت
اسمتھ کو نکاح پر ہے اصرار	۳۴	میری کرتی نہین ہے اقرار
کہتی ہے کہ جاؤ کچھ کرو کام	۳۵	جس سے ہو بلند قوم کا نام
دنیا مین ہو نیک نام شوہر	۳۶	بی بی کو ہو فخر و ناز جسپر
یہ آپکا زر نہین ہے مطلوب	۳۷	ہے شہرت لازوال محبوب
انگلینڈ مین سب نہین تھے زردار	۳۸	مشہور ہوے ہین جنکے ہتھیار
اسمتھ کہتا ہے خیر اچھا	۳۹	جاتا ہون کرون گا نام پیدا
کیا نام پہ منحصر ہے شادی	۴۰	جب نام کرونگا تب کروگی؟
میری کہتی ہے کچھ نہین عار	۴۱	کرتی ہون مین صاف صاف اقرار
نامی اسمتھ کے ساتھ شادی	۴۲	ہوگی بے شک ضرور ہوگی"

ہے پیش نگاہ ایک کہسار	۴۳	کوسون تک پتھرون کے انبار
کہسار یہ وحشیون کا ہے گھر	۴۴	وحشی وہ جنکے دل ہین پتھر
خونخوار نہین فقط درندے	۴۵	انسان کہین ہین انسے بڑھکے
جاہل بدعہد ہین ریاکار	۴۶	موقع پاکر چرائین ہتھیار
احسان کرو بناؤ مہمان	۴۷	کھانا بھی کھلاؤ اور دو جان

ہین یار ابھی ابھی ہین دشمن	۴۸	رہتے ہین یہ بدگمان و بدظن
دولت کی ہے حرص انکا مذہب	۴۹	ہو سکتے نہین کبھی مہذب
لڑتی تھی غرض یہ قوم وحشی	۵۰	شایستہ سپہ مقابلے کی
اس وقت ہوئی ہے ختم پیکار	۵۱	بھاگی ہے یہ قوم رکھکے ہتھیار
گو جلد ہوئی ہے سر لڑائی	۵۲	ہوگی بار دگر لڑائی
مضبوط کہان ہین اِسکے پیمان	۵۳	انسان نہین یہ قوم حیوان
موقع پائے گی آپڑے گی	۵۴	دھوکا دے دے کے یہ لڑے گی
القصّہ قریب آگئی شام	۵۵	فوجین سب ختم کر چکین کام
ہوتے جاتے ہین دفن مُردے	۵۶	محتاج ہین غسل کے کفن کے
ہے وقت عجیب بے کسی کا	۵۷	ماتم کو نہین یہان اعزا
ہوتے ہین علاج زخمیون کے	۵۸	ان کے سب سے جدا ہین خیمے
مجروح پڑا ہے ایک افسر	۵۹	ہے خون سے لالہ زار بستر
افسوس ہوا ہے سخت زخمی	۲۰	امید نہین ہے زندگی کی
ہین جمع قریب خاص احباب	۶۱	ہے اُسکو سکون وہ ہین بیتاب
کرنے آیا تھا جنگ مین نام	۶۲	سٹراسمتھ وہی ہے ناکام
میزی کو لکھ رہا ہے نامہ	۶۳	کاغذ پہ ہے اشک ریز خامہ

خط

اے سب سے عزیز پیاری میزی"	۶۴	حالت سن لو ہماری میزی

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
کُل حالِ جدال لکھ چکا ہون	۶۵	اپنا سب حال لکھ چکا ہون
ہے آج یہ راے ڈاکٹر کی	۶۶	حالت میری نہین ہے اچھی
اچھے ہون گے نہ زخم کاری	۶۷	رحلت دنیا سے ہے ہماری
حالت ہو خراب یا ہو اچھی	۶۸	مجھکو پروا نہین ہے اسکی
جتنا تھا کام ہو چکا ہے	۶۹	سب کام تمام ہو چکا ہے
جنرل اسوقت فوج کا ہون	۷۰	بستر پہ جان بلب پڑا ہون
مرتا ہون مگر ہے شادمان دل	۷۱	فوجی شہرت ہوئی ہے حاصل
بچنے کی نہین ہے مجھکو اُمید	۷۲	ہے شکر رہون گا زندہ جاوید
شادی نہوئی ہوا ہے گو نام	۷۳	دنیا سے مین جا رہا ہون ناکام
ہون گے سب منتظر مرے یار	۷۴	سامانِ نشاط ہو گا تیار
پیارے والد عزیز احباب	۷۵	کیا دیکھتے ہونگے جشن کے خواب
کہدو کہ نہین تمھارا اسمتھ	۷۶	ہے زیر زمین تمھارا اسمتھ
رختِ شادی کفن ہے اُس کا	۷۷	کنج مرقد چمن ہے اُس کا
کمرہ سونے کا یہ زمین ہے	۷۸	اُمید کچھ اور اب نہین ہے
صد شکر ہوئی ہے بات پوری	۷۹	چلنے کے وقت جو کہی تھی
مین نے جو کہا تھا کر دکھایا	۸۰	شادی کا نہ وقت آہ آیا
ہین خواب و خیال عیش و عشرت	۸۱	حاصل تربت مین ہو گی راحت
مرنے کا نہین ہے کچھ مجھے غم	۸۲	اس بات کا ہے خیال ہر دم
مِیری کو بہت ملال ہو گا	۸۳	روتے گی خراب حال ہو گا

فوجی افسر کی ہو منسگیتر	۸۴	قابو رکھنا تم اپنے دل پر
صدمہ جتنا ہو اُس کو سہنا	۸۵	حالِ دلِ غمزدہ نہ کہنا
اتنا تو کرو ضرور اقرار	۸۶	تربت پہ مری چڑھاؤگی ہار
کہنا یہ لحد پہ "یارِ صادق	۸۷	تھا قول تمھارا عہدِ واثق"
شادی کرنے کا حق تھا حاصل	۸۸	خون ہو گئی ہائے حسرتِ دل
صد حیف اجل نے دی نہ مہلت	۸۹	گرجے تک لے گئی نہ قسمت

ہونے پائی نہ ختم تحریر	۹۰	اسمتھ کو رہی نہ تابِ تقریر
ہچکی آئی نکل گیا دم	۹۱	دم بھر مین نظامِ تن تھا برہم
دل تھام کے رہ گئے سب احباب	۹۲	جو کچھ دیکھا تھا ہو گیا خواب
جاتا رہا اعتبارِ ہستی	۹۳	تھے ہیچ خیالِ اوج و پستی

پھر ہے وہی سبز سبز کہسار	۹۴	ہے دامنِ کوہ مثلِ گلزار
وحشت مین ملی ہوئی ہے فرحت	۹۵	گرما مین ہے بامزہ برودت
چھوٹے چھوٹے سے پیارے چشمے	۹۶	بہتے آتے ہین ہر طرف سے
ہین وحش و طیور کے نئے رنگ	۹۷	ہین ہادیِ راہِ معرفت سنگ
کوشش سے کرو عروج حاصل	۹۸	سچا مضبوط صاف ہو دل
کہتا ہے یہ رہنما تخیل	۹۹	"آ دیکھ بہارِ سبزہ و گل"
دن ختم ہوا ہے شام کا وقت	۱۰۰	باقی نہین اب ہے کام کا وقت

ہے چھاؤنی اک قریب اسکے	۱۰۱	بارک صدہا ہین آگے پیچھے
پھرتے ہین بہادرانِ جنگی	۱۰۲	اک شان دکھا رہی ہے وردی
فوجی جھنڈا بتا رہا ہے	۱۰۳	لشکر یہ ایڈورڈ کا ہے +
نامی ہے دلاوران کا لشکر	۱۰۴	مرعوب جہان کے حملہ آور
مشرق کی طرف بنا ہے مدفن	۱۰۵	ہین دفن بہادرانِ لندن
سوتے ہین یہان جوانِ رعنا	۱۰۶	تا حشر رہے گا خواب اِن کا
ہین اپنے وطن سے منزلون دور	۱۰۷	لیکن روحین ہین اُنکی مسرور
ہین قید سے زندگی کے آزاد	۱۰۸	کُلفت دُنیا کی اب نہین یاد
ہے خوابگہِ عدم کے در پر	۱۰۹	دربان کوئی نہین مقرر
آتے ڈرتے وہان ہین انسان	۱۱۰	ہے اُن کی بہادری نگہبان
گوشے مین بنی ہے اک نئی قبر	۱۱۱	اونچے سردارِ فوج کی قبر
ہین جمع قریب اُسکے افسر	۱۱۲	خاموش کھڑے ہین اور ششدر
تربت پہ پڑا ہے اک بڑا ہار	۱۱۳	ہے قبر تمام رشکِ گلزار
بے ہوش پڑی ہے اک جوان مس	۱۱۴	جسمِ نازک ہے اُسکا بے حس
ہے نبض پہ ہاتھ ڈاکٹر کا	۱۱۵	کہتا ہے کہ ہوگیا ہے سکتا
اتنے مین صدائے روح آئی	۱۱۶	مجھکو ہوئی جسم سے رہائی
سکتا کیسا نکل گئی جان	۱۱۷	دنیا مین نہین تمھاری مہمان
لائی یورپ سے اس کی مٹی	۱۱۸	اسکی بھی لحد یہان بنے گی
عبرت افزا ہے قصہ غم	۱۱۹	اس سے دنیا مین لین سبق ہم

مُیری" اسمتھ کے پاس پہونچی	۱۲۰	ہو گی اب آسمانیہ شادی
آتی ہے غیب سے یہ آواز	۱۲۱	ہستی کے تمام کھُل گئے راز
اسمتھ دنیا مین ہے نہ "مُیری"	۱۲۲	سچی اُلفت مگر رہے گی +

تاریخ ترجمہ از مترجم

ترجمہ ہے یہ نظم دلکش کا	۱	اس مین ہے ذکر اُلفتِ اسمتھ
سالِ تاریخ پر نظر رکھنا	۲	ہے یہ تصویرِ حیرتِ اسمتھ ۱۹۱۰ء

شبیہ عبرت

فصلِ گُل آخر ہوئی آئی گلستان مین خزان	۱	بلبلان چہچہہ زن ہر طرف ہین نوحہ خوان
شاخ ہے بے زیورِ گل مثلِ دستِ بیوہ گلن		نہر ہے یا ہو گئی ہے خشک چشمِ عاشقان

فصلِ دَے کے آتے ہی کیسی اُداسی چھا گئی
موسمِ گل کیا گیا گلشن پہ آفت آ گئی!

فصلِ گل کے ساتھ رخصت ہو گئی دلبستگی	۲	اب تو حالت قلب کی ہے اور سے کچھ اور ہی
دم خفا سینے کے اندر اور گھبراتا ہے جی		آہ ہے اب اُن لبون پر جنپہ آتی تھی ہنسی

بلبلِ افسردہ کی صوت ہے بنا دل اُداس
منتشر اوراقِ گل کی طرح ہین اپنے حواس

۳

فصلِ دَی مین رُخ کرین کیا باغ و بستان کیطرف
لو چلے جاتے ہین ہم شہرِ خموشان کی طرف
دیکھتے ہین پاس سے گورِ غریبان کیطرف
کشتگانِ حسرت و اندوہ و حرمان کیطرف
لے شہر جاتے ہین ہم اُنکی زیارت کے لیے
خاک جنکی توتیا ہے چشمِ عبرت کے لیے

۴

واہ کیا عبرت فزا شہرِ عدم آباد ہے
جو یہان آیا غمِ دنیا سے وہ آزاد ہے
جس سے ظاہر ہے کہ قصرِ عمر بے بنیاد ہے
جو وہان ناشاد رہتا تھا یہان وہ شاد ہے
رہ نوردانِ عدم کی پہلی منزل ہے یہی
کشتیِ عمرِ روان کا پہلا ساحل ہے یہی

۵

ہے کہین عبرت فزا مرقد مین خاکِ مہوشان!
تازہ کفنائی ہوئی رکھی ہے نعشِ نوجوان!
قبر کے باہر پڑے ہین عاشقون کے اُستخوان!
جسپہ حسرت کا ہے ماتم بیکسی ہے نوحہ خوان!
آرہی ہے ہر طرف سے یہ صدائے دردناک
خاک سے پیدا ہوئے تھے ہوگئے آخر کو خاک

۶

اک طرف خوابِ عدم مین ماہرانِ علم و فن
شمعِ علم و فضل و دانش رونقِ ہر انجمن
شاعرانِ معتبر مشہور ہے جن کا سخن
بزم ہی کو تھا نہ ان پہ ناز تھے فخرِ زمن
جنسے عزت تھی ہوے ہین خاک اُنکے استخوان
کچھ دنون مین خاک کا بھی ہم نپائینگے نشان

۷

وائے عبرت تھے کبھی ہم لوگ بھی اہلِ کمال
تھے بلیغ و با فصاحت با مذاق و خوش مقال
علم مین بیمثل تھے اور فضل مین بھی بیمثال
نیک سیرت نیک صورت نیک دل نازک خیال
ہم نے قربان کر دیا تھا مال و دولت علم پر

آ گئی تھی اِن دنون اپنی طبیعت علم پر

۸

زور رکھتے تھے قلم کی طرح سے تلوار مین
کرسی عزت تھی حاصل شاہ کے دربار مین
سر عدو کا ہم اُڑا دیتے تھے پہلے وار مین
تھین معزز خدمتین انگریز کی سرکار مین

اپنی آنکھون پر بٹھایا سبنے ابرو کیطرح
سر چڑھایا سرورون نے ہمکو گیسو کیطرح

۹

تھا حروف دو رکیصورت جدا ہمسے نفاق
خون تھا اپنی رگون مین یا بھرا تھا اتفاق
کینہ و بغض و حسد رہتے تھے سب بالاے طاق
ذوق ہمدردی تھا جبتک خوب تھا اپنا مذاق

وقت پڑتا تھا اگر کوئی تو ہم سب ایک تھے
بات یہ تھی اُن دنون جو لوگ تھے سب نیک تھے

۱۰

کبر و نخوت کاہلی رشک و حسد پہلے نہ تھا
تھا نہ کچھ بھی پاس اپنے علم و دولت کے سوا
ڈھونڈھنے سے بھی کہین ملتا نہ تھا انکا پتا
برکتین ہمکو ملی تھین ہم سے راضی تھا خدا

با مروت با سخاوت حوصلہ روشن خیال
ہم بہت کچھ تھے کبھی ہرگز نہ تھا اب کا سا حال

۱۱

گھٹ گئی توقیر جتنی تھی جو نخوت بڑھ گئی
گھٹ گئی وہ آبرو جھوٹی مشیخت بڑھ گئی
کم ہوئی دولت ہماری اور نکبت بڑھ گئی
ساری رسوائی تشہیر اسکی بدولت بڑھ گئی

خوبیان رم کر گئین افسوس آہو کی طرح
چشم عزت سے گرے ہم لوگ آنسو کی طرح

۱۲

ہاتھ اُٹھایا علم سے کی ہمنے غفلت اختیار
گر نصیحت کیجیے ہوتی ہے ہمکو ناگوار
پڑھنے اب اسکول مین جانے لگے لودھے چمار
الغرض ہے کاہلی پر آج کل دار و مدار

روٹیان کھانیکو ملتی ہین طبیعت سیر ہے
سوجھتا کچھ بھی نہین ہمکو عجب اندھیر ہے

۱۳

شہرتِ اسلاف پر ہے ناز بالکل ناروا
جد و آبا تھے اگر سلطان ہم تو ہین گدا
ہم کرین کچھ نام پیدا ہمکو ہمت دے خدا
حال کے معنی جدا ہین اور ماضی کے جدا

اہلِ عالم مین ہمین ممتاز ہونا چاہیے
پھر خلف ہونے پہ اپنے ناز ہونا چاہیے

۱۴

مدرسہ مین ہم پڑھین کب ہی شعارِ اہلِ دین
ہے ابھی تھوڑی سی باقی باپ دادا کی زمین
علمِ انگریزی کے پڑھنے سے ہنون کافر کہین
بیچ کھائینگے اُسے اسکول جانے کے نہین

خوے بد کیواسطے چلیے ملین گے بیحساب
الغرض ہم ہاتھ مین لین گے نہ بھولے سے کتاب

۱۵

علمِ انگریزی تو یون چھوٹا رہا اب علمِ دین
کاہلی نے کر دیا ہے یہ ہمارے دل نشین
اسکو ہم کیونکر پڑھین محنت کی عادت ہی نہین
بخشدیگا ہے بڑا غفار عالم آفرین

رہ گئے جیسے کہ تھے ہم دین و دنیا چھوڑ کر
ہوگئے گمراہ راہِ عقل سے منھ موڑ کر

۱۶

کام چل سکتا نہین اس سلطنت مین بیگمان
ہو اگر ہمت تو دین بی اے ایم اے کا امتحان
فرض ہے ہم پر کہ سیکھین اپنے سلطان کی زبان
ہان مگر باقی رہین اسلام کے ہم مین نشان

ہم جو انگریزی پڑھین تو جاہ و ثروت کیلیے
خالی عزت ہی نہین دنیا مین دولت کیلیے

۱۷

خیر اب تک جو ہوا اسکو سمجھ لین ما مضیٰ
علم کے جانب فدا مصروف ہون بہر خدا

خواب غفلت سے اُٹھیں دیکھیں کہ اب ہوتا ہے کیا
کس طرف کی چل رہی ہے باغ عالم میں ہوا

جو شبِ عیش و طرب تھی وہ گذر جانیکو ہے!
جس نشے میں چور تھے اب وہ اُتر جانیکو ہے!

۱۸

لمپ روشن ہیں جہاں جلتے تھے مٹی کے چراغ
مغربی فیشن کے بنوائے گئے ہیں خانہ باغ
کہربائی روشنی سے ماہ میں آیا ہے داغ
اور ہی ہے بوے گلشن اور ہیں اپنے دماغ

حکمران ہیں کون آنکھیں کھولکر دیکھو ذرا!
ہاں سنبھالو اپنی حالت کو بس اب بہر خدا!

۱۹

اس زمانہ میں شرافت ہے اسی سے بالیقین
نوکری کی فکر میں ہم لوگ جاتے ہیں کہیں
پڑھکے انگریزی ہوے اجلاف سب گردوں نشین
پوچھتے ہیں ہم سے انگریزی پڑھی ہے یا نہیں؟

مغربی تعلیم پر ہے آج کل دار و مدار
مشرقی تعلیم کا اب وہ نہیں عز و وقار

۲۰

منصفی ہے شرط کہد و عام حالت ہے وہی
ہے وہی شہرت تمھاری اور دولت ہے وہی
مطمئن ہیں دل تمھارے اور فراغت ہے وہی
ہے وہی اگلی وجاہت اور عزت ہے وہی

دو اگر خوش ہیں تو دس افلاس میں ہیں مبتلا
جنکو اب دو روٹیونکا بھی نہیں ہے آسرا

۲۱

جس سے دولت ہاتھ آئی تھی وہ جوہر ہے کہاں
ہے اگر دولت بیو نیر ہو اب بھی مہرباں
ہے تمھیں کچھ یاد دے سکتے ہو تم اُسکا نشاں؟
کیا ہلا دیتی ہے دل سینے میں آہ بیکساں؟

جب وہ ہمدردی نہیں باقی مروت ہی نہیں
لاکھ دولت ہو تو کیا ہے جبکہ ہمت ہی نہیں

۲۲

اپنے جلسونکو اگر دیکھو تو ہے کچھ اور رنگ
فحش بکنے سے کہان ہی عار ہمکو کب ہے ننگ
ہم مذاق ایسا کرینگے ہے نتیجہ جسکا جنگ
ہین نرالی خصلتین اپنی نرالے اپنے ڈھنگ

علم کا ذکر آئے کیون لب ہین ہنسی کیواسطے
واہ ہم پیدا ہوے ہین دل لگی کے واسطے

۲۳

اب منا سب ہے کرین اخلاق کی اصلاح ہم
خاص اُس مبحث پہ اک مضمون عمدہ ہو رقم
کام لین ہمت سے سب اِس راہ مین رکھین قدم
پُر اثر الفاظ بامعنی ہون سب بے قلم

جسطرح جسے ہو سکے اصلاح کے سامان ہون
مشکلین جتنی پڑی ہین آجکل آسان ہون

۲۴

گھر پہ بیٹھین تو نہ کھیلین گنجفہ شطرنج تاش
چھوڑ دین باتین کہ کرتے ہین جو باتین دلخراش
بلکہ ہم دیکھین کتابین اچھی سی کر کے تلاش
ذکر ہو تو ذکرِ علمی فکر تو فکرِ معاش

وقت ہاتھ آئے اٹھائین فائدہ اُس سے ضرور
رکھتے ہین اسیر عمل سب عاقلان ذی شعور

۲۵

ہین کتب بینی کے دنیا مین فوائد بے شمار
ایک مضمون کو اگر تم دل سے دیکھو ایکبار
خود ہی کھل جائینگے تم اُسکو کرو تو اختیار
اور پھر سوچو ذرا لکھتا ہے کیا نامہ نگار

لطفِ مضمون آئے تمکو غور سے گر کام لو
میرا ذمہ پھر جو اُسکے چھوڑنے کا نام لو

۲۶

کاہلی سے باز آؤ کاہلی اچھی نہین
یہ بُری صحبت جو اپنی ہے کبھی اچھی نہین
ہے اگر بیکار تو وہ زندگی اچھی نہین
یہ ہنسی اچھی نہین یہ دل لگی اچھی نہین

آئے ہین دنیا مین ہم کچھ نام کرنے کیلیے

گنبد گردان کے نیچے کام کرنے کے لیے

ہان اُٹھو بیدار ہو جاؤ نہین سونیکا وقت! چھوڑدو ہنسنا ہنسانا اب ہے یہ رونیکا وقت!	۲۷	ہان غنیمت جان لو سکو نہین کھونیکا وقت! اب ہے اشکِ پشیمانی سے مُنھ دھونیکا وقت!

صبح ہوتی ہے چھپا جاتا ہے وہ بدرِ کمال!!
آنِ واحد مین ہوا جاتا ہے اب کچھ اور حال!!

علم ہے جوہر ہمارا اُسکو کیون کھوتے ہین ہم جہل کی جانب ہے کیون رجحان یہ کیا ہے ستم	۲۸	کیون نہین ہوتا ہے ایسی چیز کے جانیکا غم بیٹھے بیٹھے کیا ہوا ہمکو ابھی اچھے تھے ہم

شوقِ علمی ہو گیا کافور یہ کیا ہے غضب
کیون نہین کرتے ہین پیدا پھر اسے ہم سبکے سب

کیا خلف ہو نیکی ہمکو آرزو باقی نہین ہمکو عادت تھی حیا کی اب وہ خو باقی نہین	۲۹	چادرِ غیرت مین کیا جائے رفو باقی نہین کیا رگون مین اب ذرا بھی وہ لہو باقی نہین

یاد سے جاتے رہے ہین کیا بزرگانِ کہن
شہرۂ آفاق تھا دنیا مین جنکا علم و فن

جا کے دیکھین مقبرون مین سو رہے ہین وہان وہ چھپے ہین قبر مین اور فضل اُنکا ہے عیان	۳۰	اپنی عبرت کیلیے کافی ہین اُنکے استخوان اور ہے بالین یہ اُنکے علم اُنکا نوحہ خوان

علم کو حاصل کرین اور ویسے ہی ہو جائین ہم
غرق ہون تحصیل مین ایسے کہ بس کھو جائین ہم

علم ہے سرمایۂ فخر و شرف جاہ و وقار مال و زر سب علم کی تحصیل پر کر دین نثار	۳۱	علم سے ہم تھے معزز علم تھا عزِ تبار زر نہو تو جان و دل آرام و آسائش قرار

نا رود عہدِ خزان آید بہارِ باغِ ما
گل بخندد و نغمہ پیراید ہزارِ باغِ ما

ایک دہقانی لڑکی

(ترجمۂ نظم "اے وِلج گرل" مصنفہ او۔ سی۔ دت)

پاس اک چھوٹے سے چشمے کے ہے دیکھو کشتِ زار	۱	ہین یہ دونون فی الحقیقت صنعتِ پروردگار
پتے پتے قطرے قطرے سے ہے نیچر کی نمود	۲	جلوہ گاہِ صنعتِ صانع ہے میدانِ شہود
ہے روانی آب کی یا طبعِ شاعر ہے روان	۳	ہے صدائے آب یا کوئی حسین ہے نغمہ خوان
پڑ رہی آبِ روان پر دوپہر کی دھوپ ہے	۴	کِس قیامت کی چمک ہے کس غضب کا روپ ہے
آبِ مروارید مین کچھ کچھ طلائی رنگ ہے	۵	دیکھکر جسکو ہے حیرت عقل اپنی دنگ ہے
سبز مخمل کا ہے بستر یہ نہین ہے کشتزار	۶	واہ وا کیا خوب فرحت خیز ہے اِسکی بہار
دھوپ کے پڑنے سے ہین یہ کھیت سارے دھوپ چھاؤن	۷	سبز ہے خوشرنگ دریا کے کنارے دھوپ چھاؤن
چلتی ہے اٹھکھیلیان کرتی ہوئی بادِ صبا	۸	الغرض کیا منظرِ قدرت نے باندھی ہے ہوا
آبپاشی کر چکے ہین تھک کے بیٹھے ہین کسان	۹	ہین ضعیف العمر کچھ اُنمین ہین باقی سب جوان
جو ضعیف العمر ہین محنت سے ہین وہ تندرست	۱۰	ہم جوانون سے بھی زائد ہین کہین وہ چاق و چست
ہے تمازت مہرِ عالمتاب کی اِسوقت سخت	۱۱	کام کر سکتے نہین بیٹھے ہین سب زیرِ درخت
ہین پریشان شدتِ گرما سے چہرے اُنکے فق	۱۲	دیکھنے آثارِ محنت کو نکل آیا عرق

چشمِ ہمدردی یہ کرتی ہے اشارے دیکھیے	۱۳	کسقدر ہین مضمحل محنت کے مارے دیکھیے
اہلِ عالم سے کہو سمجھین نہ وہ اِن کو حقیر	۱۴	پاک ہے اُنکی کمائی سب سے بڑھ کر ہین امیر
قابلِ تقلید اس فرقے کا ہے اکلِ حلال	۱۵	پیروی کرنیکے قابل ہے کسانونکی مثال
اُنکے گرد آلود چہرون پر حقارت کی نظر	۱۶	ڈالتے ہین اس زمانے مین ہین جتنے بے ہنر
قدرِ محنت کی کیا کرتے ہین جو انسان ہین	۱۷	حس نہین جنکو وہ بیشک بے خبر حیوان ہین
واہ ہر قطرہ پسینے کا درِ خوش آب ہے	۱۸	شہر والون مین یہ دولت ہر جگہ کمیاب ہے
گر نہ یہ محنت کرین غلہ نہ پائین اہلِ شہر	۱۹	اپنے پختہ گھر کی سب اینٹین چبائین اہلِ شہر
در حقیقت ہے زراعت بھی عجب پیشہ شریف	۲۰	کچھ نہین پروا اگر دہقان کے ہین کپڑے کثیف
خیر یہ تو ہو چکا اب آپ سُنیے اور حال	۲۱	کھیت کی جانب ذرا دوڑائیے پیکِ خیال
عورتین بھی چند بیٹھی ہین وہان مردونکے پاس	۲۲	کوئی جورو کوئی لڑکی ہے کسی کی کوئی ساس
آبپاشی مین بھی ہین یہ بھی اپنے مردونکی شریک	۲۳	کام کرتی ہین یہ سب اُنکی طرح سے ٹھیک ٹھیک
انکی صحت ہے بہت عمدہ عیان رنگِ شباب	۲۴	مثلِ اہلِ شہر کے انکی نہین حالت خراب
ہاتھ مردونکا بٹاتی ہین یہ اچھی بی بیان	۲۵	ہین بہت قسمت کے اچھے ہین یہ جنکی بی بیان
انمین ہے اک نوجوان لڑکی حسین جانِ حیا	۲۶	سادگی کی شان وہ جسپر بناوٹ ہے فدا
شرم سے بڑھنے نہین پاتی جوانی کی ترنگ	۲۷	شرم سے نیچی نگاہین کرکے اُٹھتی ہے اُمنگ
راستی قامت کی اعضا کا تناسب بیمثال	۲۸	ہے نمونہ ایک حُسنِ پاک کا اُسکا جمال
رنگ گورا اور آنکھین ہین بڑی اچھا بدن	۲۹	لے رہا اُسکی ادائین خوشنما اُسکی پھبن
اُسکی عصمت کا ہے عالم مین تجھے ایسا رعب و داب	۳۰	اُسکے چہرے تک نہین جاتی نظر کوئی خراب
کھیت ہین جس گانؤن کے وہ گانؤن اُسکا ہے وطن	۳۱	اس جوانِ سرو قامت کا ہے گویا وہ چمن

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
باپ تھا دہقان ایک چھوٹا سا ہی نیک ذات	۳۲	تھا نہین زردار لیکن نیک تھین اُسکی صفات
عقل اُسکی تیز تھی اچھا تھا اُسکا ہر خیال	۳۳	تربیت تعلیم کرنےمین تھا دہقان بے مثال
تھی ابھی کمسن یہ لڑکی کر گئی مان انتقال	۳۴	دیگئی افسوس اُسکے باپ کو رنج و ملال
پرورشس کی باپ نے اُسکو سکھائی نیک چال	۳۵	لڑکیون کے ذکر پر دیتے تھے سب اُسکی مثال
جب ہوئی پوری جوان لڑکی تو پھر شادی ہوئی	۳۶	ایک دہقان نوجوان کی خانہ آبادی ہوئی
اُسکا شوہر بھی تھا اچھے خاندان کا ذی اثر	۳۷	باپ کے ترکے مین پایا تھا بہت سا مال و زر
تھی مگر صحبت بُری بدنام تھے اُسکے رفیق	۳۸	تجربے کی تھی کمی یہ بھی تھا اُن کا ہمطریق
میگساری کی تھی عادت تھا جو اُسکو پسند	۳۹	اُسکی حالتِ دیکھکر تھی اُسکی بی بی دردمند
فکر کی اصلاح کی اُس نے بہت کچھ سوچکر	۴۰	ہوگئی تدبیر آخر بعدِ مدت کارگر
پردے پردے مین نصیحت کی مگر تلخی نہ تھی	۴۱	دلمین جو خواہش تھی اُس ذی عقل کے پوری ہوئی
عیب شوہر کے بیان کرتی جو بی بی صاف صاف	۴۲	اور ضد بڑھتی اثر پڑتا نہایت ہی خلاف
گفتہ آید در حدیثِ دیگران پر تھا عمل	۴۳	اسلیے آیا نہ اُسکی پالسی مین کچھ خلل
چونکہ وہ خود نیک تھی اچھا پڑا اُسکا اثر	۴۴	کھُل گیا سب اُسکے شوہر پر جو تھا نفع و ضرر
رفتہ رفتہ باعثِ نفرت ہوئی بوے شراب	۴۵	ترک کی بالکل جوے کی تھی اُسے عادت خراب
اب وہی شوہر بہت اچھا ہے محبوبِ عوام	۴۶	اور بی بی ہوگئی ہی ساتھ اُسکے نیک نام
زندگی اچھی طرح سے ہو رہی ہے اب بسر	۴۷	صرف ہوتا ہے تو اچھے کام مین ہوتا ہے زر
سچ ہے گر بی بی ہو عاقل نیک سیرت باتمیز	۴۸	اپنے شوہر کو بنا دیتی ہی وہ ہر دل عزیز
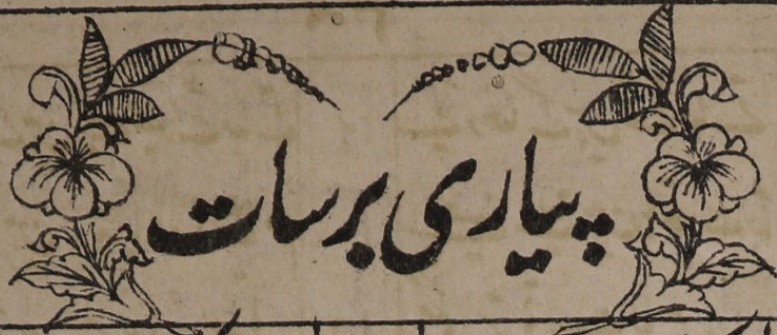
پیاری برسات

اللہ کی شان پیاری برسات!	۱	دہقانونکی جان پیاری برسات!
آتی ہے وہ آن بان کے ساتھ!	۲	نازو انداز شان کے ساتھ!
آتا ہے وہ شاہِ ہفت کشور!	۳	زنگی ہے تمام فوج و لشکر!
بادل ہین بہادرانِ جنگی!	۴	کالی کالی ہے اُن کی وردی!
آتے ہین وہ تیز آگے بڑھنے!	۵	گھوڑے پہ سوار ہین ہوا کے!
ہے ابر سیہ کہ فیلِ جنگی!	۶	صورت ہے بہت مہیب اُسکی!
کیسے بادل گرج رہے ہین!	۷	نقارے ہوا پہ بج رہے ہین!
گردون پر کوندتی ہے بجلی!	۸	تھم تھم کے چمک رہی ہے بجلی!
بجلی چمکی اُڑا پھریرا!	۹	فوجِ سوڈان کے علم کا!
اگلے وقتون کا ہے یہ لشکر!	۱۰	بندوق اسے کہان میسر!
ہین قوسِ قزح کی سب کمانین!	۱۱	حیرت افزا عجب کمانین!
چلے انہین ہین بجلیون کے!	۱۲	تیرونکی جگہ پہ مینھ کے چھینٹے!

(۱)

گرمی کے ہی بعد فصلِ باران	۱۳	ہے ہجر کے بعد وصلِ جانان
آتی ہین جھومتی گھٹائین	۱۴	نشہ مین ہین جُھکی گھٹائین
بے چین ہین بے قرار ہین رند	۱۵	دخترِ رز پر نثار ہین رند

توبہ کے ہین چھلکے چھوٹے جاتے ۱۶ کچے دھاگے ہین ٹوٹے جاتے
مضطر ہین رند بادہ آشام ۱۷ چھینے لیتے ہین ہاتھ سے جام
توبہ توبہ ہے کیا بُرا حال ۱۸ ٹپکی پڑتی ہے جام پر رال
ہے دھیان بندھا ہوا سبو کا ۱۹ لب پہ ہے شور دُا شُرِ بوا کا

(۲)

ہے حبس رکا ہوا ہے پانی! ۲۰ کمبخت اُمس ہے کس بلا کی!
محرور مزاج ہین پریشان ۲۱ جتنے ہین حسین سب ہین حیران
دیکھو چہرے کا رنگ فق ہے ۲۲ جسم نازک عرق عرق ہے
شانہ کی طرح اُلجھتا ہے دم ۲۳ زلفون کی طرح مزاج برہم
کیا بند ہوا پہ چل سکے زور ۲۴ کپڑے ہین پسینے مین شرابور
کندھے پہ پڑا ہوا دوپٹا ۲۵ نازک ہاتھون مین خس کا پنکھا
اُف اُف کی صدائین قہر و آفت ۲۶ اللہ ری حسینون کی نزاکت
بگڑے ہوے حُسن کے سب انداز ۲۷ اندازین ہین بناؤ اور ناز

(۳)

بدلا اکبار رُخ ہوا کا ۲۸ پُروا جو چلی تو پانی برسا
پانی کی جھڑی لگی بندھا تار ۲۹ بشاش ہوے ہوا سے بیمار
بارے سنبھلے مریض تپ کے ۳۰ بستر پہ پڑے تھے اُٹھکے بیٹھے
ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوائین کھاکر ۳۱ دیتے ہین دعائین ہاتھ اُٹھاکر!
دُنیا مین لیے ہے یہ پیاری برسات ۳۲ چارہ گر ہے ہماری برسات"

گردون پہ کیا جو رعد نے شور	۳۳	جنگل مین ناچنے لگے مور
سیکھی طاؤس کی ہے پشواز	۳۴	ہین رقص مین دلبری کے انداز

(۴)

پانی برسا تو گرد بیٹھی	۳۵	کافور ہوئی جہان سے گرمی
پانی سے زمین پر اُگی گھاس	۳۶	چھوٹی چھوٹی ہری ہری گھاس
تختہ سارا زمردین ہے	۳۷	یہ سبز پری ہے یا زمین ہے!
بچھا ہے سبز فرشِ مخمل	۳۸	اُس پر ہے شامیانہ بادل
مٹی مین چھپی ہوئی تھی اب تک	۳۹	نکلی ہے دیکھیے عروسک
سبزی مین یہ سُرخ رنگ اسکا	۴۰	دیتا ہے بہار ہے تماشا
پانی جو ذرا تھما تو لڑکے	۴۱	اپنے اپنے گھرون سے نکلے
کاغذ کی کشتیان بنا کر	۴۲	چھوڑین آبِ روان مین لاکر
خوش ہوتے ہین کھیلتے ہین لڑکے	۴۳	رکھے ہین موم کے کھلونے
چمکا بادل پہ مہرِ انور	۴۴	دیکھو نکلی دھنک فلک پر!
قطرے پانی کے رنگ لائے	۴۵	کیا رنگ نئے نئے دکھائے
بے مثل ہر ایک اور ہے فرد	۴۶	ہے سبز کے ساتھ سُرخ اور زرد
نیلا نارنجی آسمانی	۴۷	ہلکا ہلکا سا ارغوانی
برسات کی جان یہ دھنک ہے	۴۸	گردون کی شان یہ دھنک ہے!

(۵)

لبریز ہین اتنا پانی برسا	۴۹	نہرین تالاب جھیلین دریا

تالابون مین نیلوفر اُگا ہے ۵۰ دیتا ہے بہار خوشنما ہے

دیکھو یہ نیلوفر نہین ہے ۵۱ نیلم کا انگوٹھی پر نگین ہے

کہتے ہین اس کو کوکا بیلی ۵۲ بنتے ہین اسکے ہار بدھی

دیہات مین ہار تانے نانے ۵۳ شوقین گلے مین ہین پہنتے

ہوتے ہین بہ زیب حسن سادہ ۵۴ ہو جاتا ہے حسن کچھ زیادہ

اول تو سادگی قیامت ۵۵ اُس پر یہ ہار اور آفت

پہنے تو ہوا دوچند جوبن ۵۶ سادی تصویر پہ ہے روغن

(۶)

برسے ہین خوب کھل کے بادل ۵۷ دیکھو سب بھر گئے ہین جل تھل

بیڑونپہ پڑا جو مینھ کا چھینٹا ۵۸ پی پی کرنے لگا پپیہا

نالے جاری ہین بھر گئی جھیل ۵۹ سیراب ہے تشنہ لب ابابیل

خوش ہین دنیا کے سب مویشی ۶۰ تالاب مین جاکے بھینس پڑی

سارس سُرخاب اور بگلے ۶۱ پانی کے قریب اُڑ کے بیٹھے

خوش ہو گئے ہین دیکھ دیکھ کر آب ۶۲ گرداب کے رقص پر ہین بیتاب

ہے ابر سیہ فلک پہ چھایا ۶۳ آتا ہے نظر عجب تماشا

بگلون کی قطار رنگ سُرخاب ۶۴ کرتا ہے اہلِ دل کو بیتاب

سُرخی تاریکی اور سفیدی ۶۵ شب کی ہی شفق کی اور سحر کی

برسات کی دیکھیے کرامات ۶۶ کیسے یکجا ہوئے ہین اوقات

مینڈک نے شور و غل مچایا ۶۷ جھینگر بولے کہ پانی برسا

پانی سے بھرا ہوا ہے تالاب	۶۸	یا ہے عاشق کی چشم پُر آب
ہے اُسمین کنول کا خوشنما پھول	۶۹	ہے آنکھ کھلی کہ ہے کھِلا پھول
پانی سے ڈہڈ ہے شجر ہین	۷۰	فرحت افزا ہرے شجر ہین
جنبش برگِ شجر کی ہے ساز	۷۱	دلکش کویل کی پیاری آواز

(۷)

کھیتونکی زمین جُت گئی تھی	۷۲	ابر سالتے ہین خوب پانی
پہلے تھا سخت گرم موسم	۷۳	گرمی سے قلبہ ران تھا بدم
بیٹھے جاتے تھے بیل تھک کر	۷۴	آتے تھے کسانون کو بھی چکر
برسا پانی ہوئی ہوا سرد	۷۵	بیلون کی جگہ پہ بیٹھی ہے گرد
بیلون نے اپنے سر اٹھائے	۷۶	پانی مین خوب ہی نہائے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کھائین	۷۷	آنکھین سوے فلک اُٹھائین
گویا کہتے ہین چپکے چپکے	۷۸	"ہے ابرِ کرم پہ جان صدقے"
ہر موے تنم شود زبانے	۷۹	گویم از شکر داستانے"
دہقان کا بلغ بلغ ہے دِل	۸۰	ہو ضبط خوشی بہت ہی مشکل
پھر آئی گئی ہوئی جوانی	۸۱	سوکھے دھانون پہ پڑا ہے پانی
غلہ برسا کہ ابرِ باران	۸۲	پانی ہے زندگی کا سامان
ہر قطرہ آب مثلِ گوہر	۸۳	گوہر سے ہزار درجہ بڑھ کر
پانی کی بوند جو پڑی ہے	۸۴	جنگل مین ہُن برس گئی ہے
آئے دہقان بیج لائے	۸۵	گیلی مٹی مین ہل چلائے

بوئے اللہ کا نام لے کر	۸۶	کھیتوں مین جوار مونگ ارہر
بویا ہے تِل ماش اور دھان	۸۷	بو کر کہنے لگا یہ دہقان
تھا فصل خریف کا جو غلا	۸۸	پانی پاتے ہی مین نے بویا
دانے جتنے ہین سب شجر ہون	۸۹	جتنے ہون پیڑ بارور ہون
برسے موقع سے ابرِ باران	۹۰	اللہ ہے کھیت کا نگہبان
دے ابرِ کرم ذرا مرا ساتھ	۹۱	بونے کی شرم ہے ترے ہاتھ
غلہ سے کھیت سارا بھر دے	۹۲	دہقان کو تو نہال کر دے

(۸)

برسات کی رات ہے اندھیری!	۹۳	بدلی چھائی ہوئی ہے کیسی!
جھکتا آتا ہے کیا اندھیرا!	۹۴	لے گا روئے زمین کا بوسا!
کیسی یہ مہیب کالی ہے شب	۹۵	کالی کلکتے والی ہے شب
اب ہاتھ کو سوجھتا نہین ہاتھ	۹۶	معلوم نہین کہ کون ہے ساتھ
آگے ہے کون پیچھے کیا شے	۹۷	ہے چرخ پہ کیا زمین پہ کیا ہے
آتے ہین نظر ہوا مین جگنو	۹۸	چمکے کالی گھٹا مین جگنو
چادر ہین گھٹائین کالی کالی	۹۹	جگنو ہین سنہری فردی بوٹی
لیلیٰ نے چُنی جبین پہ افشان	۱۰۰	یا آہِ شرر ہے شعلہ افشان
بکھرے بالون مین روئے انور	۱۰۱	چھائی ہین گھٹائین یا قمر پر
ہے آج کسی کے وصل کی شب	۱۰۲	لیکن نکلا نہین ہے مطلب
ہے وصل کی شب مگر اندھیری	۱۰۳	ہے وصل کی پردہ دار بدلی

ہے وصل کا صرف نام ہی نام	۱۰۴	عاشق ہے نامرادو ناکام
شکوے ہوتے تھے اور شکایات	۱۰۵	باتون باتون مین بڑھ گئی بات
باہم پیدا ہوئی کدورت	۱۰۶	تھی اور ہوئی کچھ اور صورت
دونون مین ہوئی کچھ ایسی کھٹ پٹ	۱۰۷	منھ پھیر کے اُسنے بدلی کروٹ
باہم تھی بول چال موقوف	۱۰۸	جتنی تھی قیل و قال موقوف
حسرت دلکی تھی دلمین باقی	۱۰۹	کورے تھے جام اور صراحی
آیا تھا دور مین نہ ساغر	۱۱۰	خم مین رہی خم کی جوش کھاکر
دونون تھے نیند کے جو ماتے	۱۱۱	بادل گرجا تو جب وہ جاگے
عاشق کے حواس تھے نہ کچھ ہوش	۱۱۲	رنجش معشوق کو فراموش
گھبرا کے وہ آنکھین ملتے اُٹھے	۱۱۳	عاشق کا دل مسلتے اُٹھے
بجلی سے ڈرے نہ تاب آئی	۱۱۴	کی آپ سے آپ پھر صفائی
ڈر کر بار بار لپٹے	۱۱۵	ہو کر بے اختیار لپٹے
کیسا ہے صلح جو یہ موسم!	۱۱۶	دونون کو ملا دیا ہے باہم!
دیکھو تاثیرِ ابرِ باران	۱۱۷	پروانے چراغ پر ہین قربان
پانی سے لگی ہے دلمین اک آگ	۱۱۸	گرتے ہین شمع پر وہ بے لاگ
پانی کے پڑتے ہی زمین سے	۱۱۹	نکلے ہین طرح طرح کے کیڑے
ہے جوش نمو کا حد سے بڑھکر	۱۲۰	نکلے ہین چیونٹیونکے بھی پر
بامبی مین گیا جو پانی بہ کے	۱۲۱	گھبرا گھبرا کے سانپ نکلے

بارش مین گرے ہوے ہین کیسے	۱۲۲	سارے جنگل ہمالیہ کے
ہوتی ہے دیکھکر نظر سبز	۱۲۳	جھاڑی جھنکار سب ہین سرسبز
نیرنگ یہ ابر نے دکھائے	۱۲۴	سوکھی لکڑ مین پھول آئے
رنگین چمن ہے دامنِ کوہ	۱۲۵	جوگی کی دُلھن ہی دامنِ کوہ
آفت کا یہ بن بلا کا جوبن	۱۲۶	جنگل ہے یہ قدرتی ہے گلشن
اس باغ کی ہے عجیب ترکیب	۱۲۷	موزون ہی نشست اور نہ ترتیب
چھوٹے کے سامنے بڑا پیڑ	۱۲۸	جھاڑی کے پاس سال کا پیڑ
خالی ہے زمین یا شجر ہین	۱۲۹	ہین چار ادھر تو دس اُدھر ہین
پھولون سے ہر اک لدا کھڑا ہے	۱۳۰	کچھ اُنکی بہار ہی جدا ہے
نازک نازک ہین برگ اشجار	۱۳۲	دِل مین چُبھتے ہین صورتِ خار
کالے بادل پہاڑ یون سے	۱۳۲	ملتے جاتے ہین نیچے ہو کے
سبزے مین سیاہ ابر کا رنگ	۱۳۳	عمدہ کاہی ہو خوشنما رنگ
جھکتی ہین گھٹائین کھا کے جب جھوک	۱۳۴	لیتی ہین پہاڑ یا ان اُنھین روک
گرنے دیتی نہین زمین پر	۱۳۵	پانی گرتا ہے اُنپہ تھم کر
جتنی گرمی تھی پتھرون مین	۱۳۶	محبوس تھین مہر کی شعاعین
رنگین بن ہین کے سب بخارات	۱۳۷	پانی سے ہو رہین وہ جا کے ہم ذات
بادل ہین چرخ پر گرجتے	۱۳۸	یا ہاتھی چنگھاڑتے ہین بن کے
آتے ہین نظر غزالِ صحرا	۱۳۹	کیا پوچھنا اُن کی شوخیون کا
چھل بل اپنی دِکھا رہے ہین	۱۴۰	کیا چوکڑی بھرتے جا رہے ہین

چشمو نسے کبھی گذر رہے ہین ۱۴۱ ٹھکر ہری دوب چر رہے ہین

دیکھو کیا ہے حسین منظر ۱۴۲ جس سے لگتی ہے چوٹ دل پر

ٹھنڈی ٹھنڈی سُبک ہوائین ۱۴۳ کالی گھنگھور یہ گھٹائین

جنگل یہ پہاڑیان یہ کہسار ۱۴۴ پھولو نسے لدے ہوے یہ اشجار

یہ برق یہ ابر اور یہ برسات ۱۴۵ بالکل نیچر کے ہین کرامات

میلا گدلا ہے مینھ کا پانی ۱۴۶ تیزی کے ساتھ ہے روانی

پتھر لکڑی بھی خار و خاشاک ۱۴۷ گیلی مٹی جو پہلے تھی خاک

رستے کی چیزین قصہ کوتاہ ۱۴۸ بہتی جاتی ہین اُسکے ہمراہ

پانی جاتا ہے کھا کے چکر ۱۴۹ دریا کی طرف لگا کے ٹکر

اُسکی رفتار ٹیڑھی ٹیڑھی ۱۵۰ دیکھو بالکل ہے سانپ کی سی

آیا ہے گھاس مین جو بہتا ۱۵۱ مینڈک سمجھے کہ سانپ آیا

لہرین لیتا ہے آبِ دریا ۱۵۲ یا چین بجبین ہے ماہ سیما

پانی مین تیرتے ہین تیراک ۱۵۳ جل مانس کے کھیلنے مین بیباک

تیراکے سکھا رہے ہین اُستاد ۱۵۴ ہاتھو نپہ تیرا رہے ہین اُستاد

اُونچے سے کودتے ہین لڑکے ۱۵۵ غوطو نپہ لگا رہے ہین غوطے

غوطہ کھا کر نکل رہے ہین ۱۵۶ چھینٹے آپس مین چل رہے ہین

پانی کوئی اُچھالتا ہے ۱۵۷ چلو سے لے کے ڈالتا ہے

ہنس بول رہے ہین اور ہین شلو ۱۵۸ بے فکر ہین قیدِ غم سے آزاد

ہوتی ہے دوڑ کُشتیون کی ۱۵۹ ہے شرط بدی ہوئی ہے بازی

دریا مین اُچھل رہی ہے مچھلی	۱۶۰	پانی سے کھیلتی ہے مچھلی
مچھلی کا شکار ہو رہا ہے	۱۶۱	بنسی بھی ہے جال بھی پڑا ہے

(۱۰)

دریا مین آگیا ہے طوفان	۱۶۲	سب لوگ ہین گانون کے پریشان
ہین سارے مکان نذرِ سیلاب	۱۶۳	بہتا جاتا ہے گھر کا اسباب
پانی مین بہ رہے ہین لٹھے	۱۶۴	تختے لکڑی کے چھوٹے ٹکڑے
بہتے جاتے ہین دیکھو چھپر	۱۶۵	بیٹھے ہین لوگ اُنکے اوپر
بیٹھا ہے اُنپہ سارا کُنبا	۱۶۶	دیتے ہین وہ کام گھنئی کا
کُتّے بھی ہین مرغیان بھی اُنپر	۱۶۷	بھیگی ہوئی بلیان بھی اُنپر
آفت مین ہر ایک مبتلا ہے	۱۶۸	کس کو اب کون پوچھتا ہے
نفسی نفسی پڑی ہے سب کو	۱۶۹	ہے فکر تو جان کی ہے سبکو
بلّی کے حواس ہوش ہین گم	۱۷۰	کُتّا بھی نہین ہلاتا ہے دُم
روتے ہین جوان اور بوڑھے	۱۷۱	سہمے جاتے ہین چھوٹے بچے
ہر شخص ہے مضطرب پریشان	۱۷۲	حیران مایوس زار و نالان
ڈوبا ہوا کوئی بہ رہا ہے	۱۷۳	تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہی
کچھ لوگ درختون پر چڑھے ہین	۱۷۴	اونچے ٹیلونپہ کچھ کھڑے ہین
غل ہے شور ہے بُکا ہے	۱۷۵	خاموش ہے کوئی رو رہا ہی
برپا ہے ہر طرف قیامت	۱۷۶	سب پر ہے اک نئی مصیبت
جاتا ہے فلک پہ شورِ فریاد	۱۷۷	بجتا ہے ڈھول بہرِ امداد

دے کون مدد ہے کسکی طاقت	۱۷۸	قدرت کو فقط ہے اتنی قدرت

(۱۱)

بارش کی ہوا مین یہ اثر ہے	۱۷۹	جس چیز کو دیکھیے وہ تر ہے
ہر چیز مین لگ گئی پھپھوندی	۱۸۰	پھولا ہے رنگ پھولی لکڑی
غربال ہوئی مکان کی چھت	۱۸۱	چھپر کی بنی بہت بری گت
کائی یہ نہین جمی ہے گچ پر	۱۸۲	دہانی مخمل کلک ہے یہ بستر
چھپر کے غریب رہنے والے	۱۸۳	ایذا بارش کی سہنے والے
ہر وقت ہین ہر گھڑی پریشان	۱۸۴	ہے رعد کا شور وہ ہین نالان
مطلع ہو صاف ابر تر سے	۱۸۵	لیکن کب مطمئن ہین گھر سے
ہے ابر نہ چرخ پر گھٹا ہے	۱۸۶	روٹپکے کا ڈر لگا ہوا ہے"

(۱۲)

برسات کا پر فضا ہے موسم	۱۸۷	آتا ہے نظر نکھرا اور عالم
پڑتی ہین جو حسن پر نگاہین	۱۸۸	آتی ہین لب پہ گرم آہین
پھر حسن بھی حسن کس بلا کا	۱۸۹	قہر و آفت کا نکھرا نکھرا
گھونگر والے بڑے بڑے بال	۱۹۰	دونون شانون پہ ہین پڑے بال
بکھرے ہوے بال ہین کمر تک	۱۹۱	چھائی ہے گھٹا کمر سے سر تک
اٹھتی کونپل نمو کے دن ہین	۱۹۲	ارمان کے آرزو کے دن ہین
اٹھتا آتا ہے اُن کا جوبن	۱۹۳	ہوتی جاتی ہے شوخ چتون
آغاز بہار کے ہین آثار	۱۹۴	ہوتا جاتا ہے سبز گلزار

نازک منہدی رچے ہوے ہاتھ	۱۹۵	ہین قتل پہ رب منجھے ہوے ہاتھ
شوخی ہے حیلہ ہے بانکپن ہے	۱۹۶	زیب زینت ہی اور پھبن ہے
ہین اپنے سنگار مین وہ مشغول	۱۹۷	کانونمین پھول کے کرن پھول
سینہ پہ ہے بدہیون کا جوبن	۱۹۸	یا اپنے شباب پر ہے گلشن
ہاتھونمین سبز چوڑیان ہین	۱۹۹	سونے کی زرد پہنچیان ہین
ہلکی نارنجی ساری پر روپ	۲۰۰	ہو شام کے وقت جسطرح دھوپ
دھانی یا سردئی دوپٹے	۲۰۱	پتلے پتلے سے جن مین لچکے
سادہ ہے پیازی ہلکا ہلکا	۲۰۲	خوشرنگ ہے باندھنو دوپٹا
ڈوبے ہوے عطر مین دوپٹے	۲۰۳	ہین عطر نفیس ہلکے ہلکے
کیوڑہ خس موتیا چنبیلی	۲۰۴	خوشبو جنکی ہے بھینی بھینی
دریا کی ہوا ہے روح پرور	۲۰۵	تفریح دماغ ہے سراسر
باغونمین پڑے ہوے ہین جھولے	۲۰۶	اونچے جاتے ہین اُنکے جھونٹے
لیتے ہین پینگ ماہ طلعت	۲۰۷	ہے جسم کی جھوک قہر و آفت
آتے ہین جب ہوا کے جھونکے	۲۰۸	کرتے ہین غضب صبا کے جھونکے
ہر بار اُڑاتے ہین دوپٹا	۲۰۹	کرتے ہین حیا کا فاش پردا
جھولین کہ دوپٹے کو سنبھالین	۲۱۰	کندھے پہ بار بار ڈالین
ہوتے ہین خفیف اور محجوب	۲۱۱	یہ بھی ہے چھیڑ چھاڑ کیا خوب
ساون گاتے ہین کیا خوش آواز	۲۱۲	زہرہ کے ہین یا پری کے انداز
یہ فصل یہ رنگ اُس پہ گانا	۲۱۳	پامالی دل کا ہے بہانا

صحنِ گلشن مین ہے بچھا فرش	۲۱۴	دھانی شاداب گھاس کا فرش
یاروںگی جمی ہوئی ہے صحبت	۲۱۵	چلتا ہے دورِ جامِ عشرت
جلسے مین ہے اتفاق کا رنگ	۲۱۶	اِک لُطف کا اِک مذاق کا رنگ
شوقین سِتار چھیڑتے ہین	۲۱۷	گاتے ہین ملار چھیڑتے ہین
برسات کا بہ مزا تھا پانی	۲۱۸	جھالی گئی برف مین صراحی
پکتے ہین طرح طرح کے پکوان	۲۱۹	احباب ہین میزبان و مہمان
جلسے ہین عیش ہے خوشی ہے	۲۲۰	گانا ہے ہنسی ہے دلگی ہے

(۱۳)

کہتا ہے کالیداس شاعر	۲۲۱	رحمت ہے ابر تر سے ظاہر
کھلتے ہین جب برس کے بادل	۲۲۳	شاخون مین پھوٹتی ہے کونپل
ہے سبز شجر جوانِ طنّاز	۲۲۳	چہرے پہ ہوا ہے سبزہ آغاز
پیڑون مین آئے سیکڑون پھل	۲۲۴	پھولا ہے سُرخ سُرخ گُڑھل
تالاب مین ہین ہرے سنگھاڑے	۲۲۵	چُبھتے ہین نظر مین سبز کلنٹے
بھڑکاتی ہے دلمین آگ برسات	۲۲۶	کہد و بادِ سُبک سے یہ بات
ٹھنڈے پانی سے سرد ہو کر	۲۲۷	اپنے چہرے کی گرد دُھو کر
کوٹھے پر بیوفا کے جائے	۲۲۸	یہ میری طرف سے کہ سُنائے
عاشق در ہجر تست گریان	۲۲۹	بے لُطف ہوا اُو ابرِ باران
زہر است شرابِ ناب بے تو	۲۳۰	دل را سوزد کباب بے تو
بہتا جاتا ہے آبِ دریا	۲۳۱	کوئی نہین سدِّ راہ اُس کا

آگے چل کر ہے اک سمندر	۲۳۲	جاتا ہے اُسکی سمت بڑھکر
یا کوئی حسین مست بیتاب	۲۳۳	بیتاب بھی جس طرح سے سیماب
نشہ مین شراب عشق کے چُور	۲۳۴	جذبِ الفت سے ہو کے مجبور
آنچل سے اپنا مُنھ چھپائے	۲۳۵	جاتا ہے کہین قدم اُٹھائے
تمکین نہ حیا کا کچھ اُسے پاس	۲۳۶	رسوا ہونیکا ڈر نہ وسواس
کپڑے بھیگین تو بھیگ جائین	۲۳۷	جاتے سے کبھی نہ جی چرائین
کہتی ہے یہ اضطرابیِ دِل	۲۳۸	دم بھر بھی ہے قیام مشکل
اُسکو کسی بات کا نہین ہوش	۲۳۹	لیکن اتنا کہ ہو ہم آغوش
شبکو چھپ چھپکے ملنے والے	۲۴۰	ہوتے ہین جنکے وعدے سچّے
موقع پایا تو نکلے گھر سے	۲۴۱	چادر اک اُوڑھلی ہی سر سے
لیکن بادل کا شور سُن کر	۲۴۲	خاموش کھڑے ہوئے ہین در پر
ہمت پڑتی نہین کہ جائین	۲۴۳	جو مُنھ سے کہا ہی کر دکھائین
تنہا جانے کو جی نہ چاہے	۲۴۴	بہتا ہُوا پانی ساتھ ہو لے
ممکن ہے ساتھ جائین بادل	۲۴۵	بجلی اُن کو دکھائے مشعل
ڈر ہے بجلی کی روشنی سے	۲۴۶	افشا نہ کہین ہون راز اُنکے
اُلٹے پاؤن پھرے وہ ڈر کر	۲۴۷	بولے نہین جان اپنی دوبھر
ایسے مین نہ جائینگے کبھی ہم	۲۴۸	حیوان نہین ہین آدمی ہم
مانا وعدہ کیا تو پھر کیا	۲۴۹	پروا نہین کوئی دیکھے رستا
القصہ کھڑے رہے وہ در پر	۲۵۰	کچھ دیر اُداس اور مضطر

گو لاکھ اثر تھا جذب دل کا	۲۵۱	لیکن آگے قدم نہ سرکا

(۱۴)

دلپر چھایا ہو موسمی لطف	۲۵۲	بارش مین ہو عیش کا ہی لطف
مانا برسات پُر اثر ہے	۲۵۳	اُسکو دل کی کہان خبر ہے
دلکی مسرور کرنے والی	۲۵۴	دل مین ناسور کرنے والی
بارش سے ہوتے ہین یہ غمناک	۲۵۵	ساون بھادو مین اُڑتی ہو خاک
ہین سرد ہوائین گرم آہین	۲۵۶	دو دو دل کی سیہ گھٹائین
ہے دیدہ تر کہ ابر باران	۲۵۷	ہین زخم ہرے کہ سبز بُستان
برسات کی جب ہوا چلی سرد	۲۵۸	دل مین مہجور کے اُٹھا درد
چھینٹے پانی کے تیر بن کر	۲۵۹	پڑتے ہین اُن مسافرون پر
پردیس ہین جو زار و نالان	۲۶۰	مغموم اُداس اور پریشان
وشت غربت مین ہین مسافر	۲۶۱	واماندہ ہین وہ شکستہ خاطر
تلوؤمین پڑ گئے ہین چھالے	۲۶۲	چھالو مین چبھ رہے ہین کانٹے
یارو نسے جُدا وطن سے ہین دُور	۲۶۳	بلبل ہو کر چمن سے ہین دور
برسات کا لطف ہو اُنھین خاک	۲۶۴	ٹکڑے ٹکڑے ہو دل جگر چاک
دیکھو بیٹھی ہے ایک عورت	۲۶۵	چہرہ سے اُداس زار حالت
برسات کا لطف ہو اُسے کیا	۲۶۶	شوہر پردیس مین ہے اسکا
لیٹی رہتی ہے منھ لپیٹے	۲۶۷	روتی ہے روز چپکے چپکے
رُوے گلگون ہے زعفران زار	۲۶۸	جیسے برسون کا کوئی بیمار

سر کی ہی خبر نہ تن کا ہی ہوش ۲۶۹ زیب و زینت ہی سب فراموش

بالونمین نہین ہوئی ہی کنگھی ۲۷۰ برسون سے نہین گندھی ہی چوٹی

کاجل نہ مسی ہے شوق اسکو ۲۷۱ ہے پان نہ کچھ نہ ذوق اسکو

میلا ہے پھٹا ہوا دوپٹا ۲۷۲ اچھے کپڑونکا ذکر ہی کیا

گوٹے پٹھے بنت کے کپڑے ۲۷۳ مدت سے تہ کیے ہین رکھے

مدہم ہو جائے رنگ اُن کا ۲۷۴ دیمک لگ جائے تو اُسے کیا

اچھے کپڑے کسے دکھائے ۲۷۵ شوہر اپنا کسے بنائے

دلسے عصمت کا ہے تقاضا ۲۷۶ دیکھو تم مُنھ نہ دُوسرے کا

لیکن ٹھنڈی ہوائین آکر ۲۷۷ کالی کالی گھٹائین چھاکر

تڑپاتی ہین بار بار اِس کو ۲۷۸ کرتی ہین بے قرار اس کو

آتا ہے بحر عشق مین جوش ۲۷۹ اُڑتے ہین ہوا کے ساتھ ہی ہوش

آتی ہین عجب عجب ترنگین ۲۸۰ اُٹھتی ہین نئی نئی اُمنگین

آتی ہین یاد اگلی باتین ۲۸۱ وہ لُطف کے دن مزے کی راتین

شادی کا سمان بندھا ہوا ہے ۲۸۲ گویا وہی جشن ہو رہا ہے

اُمنڈی آتی ہین چشم خونبار ۲۸۳ ہوتا ہے ضبط اُسکو دُشوار

قطرے آنسو کے لعلِ لب پر ۲۸۴ موتی کرنے لگے نچھاور

لب ہین آبدار یاقوت ۲۸۵ کر دو اِن پر نثار یاقوت

دلکو تھامے ہوے ہی خاموش ۲۸۶ سینہ مین دبا ہی عشق کا جوش

کچھ شرم و حیا کا ہی اُسے پاس ۲۸۷ کچھ عہدِ وفا کا ہی اُسے پاس

(۱۵)

اے ابرِ مطیر عنبرین فام ۲۸۸ تجھپر قربان بادہ آشام

دلکے بیتاب کرنے والے ۲۸۹ مرتے ہین تجھپہ مرنے والے

اے سانولے برج کے کنھیّا ۲۹۰ کیا بات ہے تیری پوچھنا کیا

معشوقونکی آن بان تو ہے ۲۹۱ مرنے والون کی جان تو ہے

کرتی ہے سنگار تجھپہ سوسن ۲۹۲ آنکھین نرگس کی تجھسے روشن

رونق ہے زیب ہی پھبن ہی ۲۹۳ گلگونۂ عارضِ چمن ہے

مشاطۂ حسن برگ اخضر ۲۹۴ شانہ کش زلف سنبل تر

بھڑکائی ہی تو نے آتشِ گل ۲۹۵ اس آگ مین جل رہی ہی بلبل

پڑتے ہین تیرے جو سر د چھینٹے ۲۹۶ شعلے اُٹھتے ہین سوزِ دل سے

آتا ہے یاد ہم کو کیا کیا ۲۹۷ جلسے یارون کے اور گانا

ہو جاتے ہین زخم دلکے آلے ۲۹۸ رک جاتے ہین لب پہ آکے نالے

اے ابر ہے تیرا دم غنیمت ۲۹۹ آتی ہے یاد اگلی صحبت

مے ہے ساغر نہ اب سبو ہے ۳۰۰ سب کا اک یادگار تو ہے

رحمت ہی خدا کی پیاری برسات ۳۰۱ سرچشمۂ فیض ہے تری ذات

پودون کی رفیق یارِ اشجار ۳۰۲ تجھسے سرسبز دشت و کہسار

ہر سال اسی طرح سے تو آ ۳۰۳ جاری ہو جہان مین فیض تیرا

تاریخ طبع ہفت گلبن

از فکر نتائج طبع جناب محمد عابد صاحب کاکوروی

یہ مجموعہ نہین رنگین خیالی کا ہے گلدستہ
یہ مجموعہ نہین اِک خوشنما پھولونکی ڈالی ہے
کہین ہین پھول مغرب کے کہین ہین پھول مشرق کے
کہین ہے روز کی سُرخی کہین لالے کی لالی ہے
دکھایا ہے جہان جو سین وہ ہے اس لئے واضح
کہ ساری سینری اصلی شرر کی دیکھی بھالی ہے
ہے پیرایہ بہت دلکش نتیجہ نیک اخلاقی
اثر کرتی ہے بیشک طرز یہ اچھی نکالی ہے
ہُوا اصرار یارون کا مرتب مین نے کین نظمین
یہ جب دیکھا کہ شاعر کی طبیعت لااُبالی ہے
مضامین سب پڑھے مین نے کہا بیساختہ دلنے
نہایت فکرِ عالی ہے نہایت فکرِ عالی ہے
شرر نے مجھسے فرمایا لکھو تاریخ تم عابد
کہا مین نے۔ قیامت آپ کی نازک خیالی ہے
۱۳۲۸ھ

لے گُلاب کا پھول ۱۲

دیگر

ذرا ہفت گُلبن کا دیکھو سنگار — نیا زیورِ گُل نیا رخت ہے
کہی فکرِ عابد نے تاریخ طبع — ہری ہفت گُلبُن یہ سرسبز ہے
سنہ ۱۳۲۹ھ

از فکرِ رنگین جناب منشی امیر احمد صاحب خلف الصدق منشی مقبول احمد صاحب تحصیلدار مرحوم رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ المعروف بہ "جگر ریش" و متخلص بہ "امیر"

ہے نُمایاں ہفت گُلبن کی بہار — جلوہ گر رنگین آدا شوخ و شریر
بُوستانِ بے خزان ہے یہ کتاب — شوق کی آنکھوں سے دیکھیں حرف گیر
چیدہ چیدہ پھول ہیں ہر رنگ کے — واہ گلدستہ ہے کیسا بے نظیر
جس گھڑی زیبِ قلم اشعار تھے — نغمۂ بلبل تھی خامہ کی صریر
شعرِ اخلاقی نئی ہیں بند شین + — غور سے دیکھیں ذرا ان کو بصیر
ہے کہین برسات کا فوٹو کھنچا — سائۂ رحمت ہے یا ابرِ مُطیر
شان صانع کی دکھائی ہے کہین — پڑھ کے ہونگے شادمان روشن ضمیر
واقعی دلچسپ حالِ کوہسار + — بات جو لکھدی ہے پتھر کی لکیر
جسمِ مغرب در لباسِ مشرقی — آجکل یہ طرز کیا ہے دلپذیر
ہے فقط تعمیلِ ارشادِ شرر — ورنہ کیا تاریخ کیا فکرِ "امیر"

ہاتفِ غیبی یہ دیتا ہے ندا
واہ یہ دلچسپ ہے یہ بے نظیر
سنہ ۱۳۲۸ ہجری

از فکر جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب رفعت وکیل بستی

کردیم چو سیرِ ہفت گلبن — دیدیم تمام نظم معجز
رفعت سنہ طبعِ او رقم کن — مطبوع کلام نظم معجز
سنہ ۱۳۲۸ھ

از فکر جناب مولوی محمد ظہور الحسن صاحب ظہور وکیل بستی

شیرین سخن ارتضا علی نے — اشعار کیے ہین خوب موضوع
چھپ جانیکی اُسکے ہی یہ تاریخ — اب بیت سثر ہوے ہین مطبوع
۱۳۲۸ھ

از فکر عالی جناب وکیل احمد صاحب غازیپوری مختار عدالت ضلع بستی

کیا کرتے ہین بیٹھے بیٹھے ہم سیر ہمالیہ — کہ ہے پیش نظر اسوقت نسخہ ہفت گلبن کا
نظر آتے ہین مجھکو سب کے سب اشعار چوٹی کے — یہ طرہ ہی کہ مضمون ایک کا ہی ایک سے بالا
طبیعت مین سثر کی جودت و جدت نمایاں ہی — نکالے ہین اُنھون نے بحر معنی سے دُرِ یکتا
قیامت ڈھا رہی ہی سادگی مین اسکی رنگینی — غضب ہے سبزی دلکش عجب گل لطف ہی نقشا
کہین بجلی چمکتی ہی کہین کالی گھٹا چھائی — اِدھر گورنگی ہی پلٹن اُدھر کا لونکا ہی دستا
گل مضمون کھلا کر قدرتی منظر دکھایا ہی — کہین اُجلا کہین کالا کہین نیلا کہین پیلا
وکیل اسکی اشاعت کا خیال آیا جو ہین لین

ندا کانون مین آئی غیب سے ۔ بے خار گلدستا
۱۲ھ ۲۹

از فکر عالیجناب محمد فاروق صاحب جج دت سب جج ار بستی

اے شرر پائی ہی کیسی طبع عالی آپنے
کچھ عجب حالت ہی نظم ہفت گلبن دیکھکر
سبزی دکھلائی ہی دشت و جبل کی آپنے
ہی طبیعت آپ کی یا بحر ناپیدا کنار
کھینچکر دکھلائی ہی لفظون مین معنی کی شبیہ

آپکی فکر رسا سے شعر کے فن کو ہی زیب
دل سے رخصت ہو رہی ہی طاقت صبر و شکیب
ہی بلندی کہین فرحت کہین لطف نشیب
شاعری کا بھر گیا ہی گوہر مضمون سے جیب
واہ یہ کیسا مرقع کھنچگیا پر لطف و زیب

مجھکو اے جودت جو ہین آیا خیال سال طبع
بول اٹھا بے ساختہ دل ۔ واہ نظم دلفریب
۱۳۲۹ھ

از فکر بلیغ جناب منشی مظفر حسینخانصاحب سلیمانی رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی اودھ

جناب شرر شاعر نامور	۱ ذہین صاحب علم نازک خیال
مظفر کے محسن ہین استاد بھی	۲ رہین شاد دنیا مین یا ذوالجلال
کلام شرر خوب و مطبوع ہے	۳ طلبگار جسکے ہین اہل کمال
وہ اب راجہ صاحب کے الطاف سے	۴ چھپا ہی بصد زیب و حسن و جمال
ابو جعفر و راجہ پیرپور	۵ ہے نام و لقب انکا فرخندہ فال
گل باغ آل نبی ذی شرف	۶ مہذب بتین نیک روشن خیال
سخن سنج و ہم قدردان سخن	۷ سخی صاحب جود و بذل و نوال

توجہ سے اُن کی بفضلِ خدا ٨ چھپا ہے یہ مجموعۂ بے مثال
ترقی پہ اُن کا زمانہ رہے ٩ عدو اور حاسد رہین پائمال

مظفر جو ہے فکرِ تاریخ لکھ
کہ ہے ہفت گلبن عدیم المثال ۱۳۲۹ھ

دیگر

مطبوع ہوئی ہے ہفت گلبن ١ گلدستہ بنا کے رکھدیا ہے
تاریخ کی فکر تھی مظفر ٢ مجموعۂ نظم باصفا ہے ۱۳۲۸ھ

دیگر

شد یکجا نمودہ نظم ہا را ١ بہم کردہ پریشان ہفت گلبن
مظفر از پے تاریخ گفتم ٢ بہار باغ امکان ہفت گلبن سنہ ۱۹۱۰ء

دیگر

مرحبا نظم لاجواب نوشت ١ شد ز شوخ طبع جانِ کمال
ہفت گلبن بناد نام لطیف ٢ ہفت پیکر ازد شود پامال
از مظفر بگفت ہاتف غیب ٣ ہفت گلبن بہار شوق جمال ۱۳۲۸ھ

دیگر

پرانی نئی سات نظمین ہین اس مین ١ نہین ہفت گلبن - کھلا بوستان ہے
بہت راجہ صاحب کے ممنون ہین ہم ٢ کہ اُن کی بدولت ملا ارمغان ہے
مظفر نے تاریخ ہاتف سے پوچھی ٣ کہا ہفت گلبن گلِ ارغوان ہے سنہ ۱۹۱۰ء